والحمد للہ رب العلمین

جادۂ سلوک

المعروف بہ

قندیل رخشاں

١٣٦٥ھ

خاکسار مصنف

سید اسمعیل رخشاں قادری چشتی نظامی نیازی تلمیذ حضرت
رہنمائے شاعری حافظ محمد میاں صاحب شہید مرحوم مغفور ٹونکی

مطبوعہ علوی پریس قاضی پورہ بھوپال

مقدمہ

خدائے جل جلالہٗ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اسنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا رحمت اللعلمین نبی ہمکو مرحمت فرمایا۔

ناظرین والے فدایان کلام نعت حضور سرور مرسلین بعض احباب صوفیائے کرام مخصوص حضرت قبلہ شاہ میانجی نور محمد صاحب جو ایک درویش کامل اور خاندان نقشبندیہ کے لئے مایۂ فخر و ناز ہیں اور حضرت قطب زمان سراج السالکین سیدنا شاہ محی الدین احمد صاحب عرف ننھے میان صاحب قدس سرہٗ بانس بریلوی کے خلیفہ اجل حضرت قبلہ سید یعقوب احمد شاہ صاحب قادری چشتی نظامی نیازی مدظلہ العالی جنکے نسبت حضور سیدنا ننھے میان صاحب ممدوح نے اپنی زبان مبارک سے اکثر و بیشتر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یعقوب احمد کو میں شیر عرفان پلا پلا کر پرورش کر رہا ہون اس سے خدائے پاک کو ایک خاص کام لینا ہے چنانچہ آج اُنکی ہستی دنیا کے لئے مایۂ ناز ہے۔ اونکے فرمان سے انکے علاوہ اور بھی مخصوص دوستوں کے اصرار متواترہ سے چھاپہ کا جامہ پہنا کر مین اپنے کلام کو آپکے سامنے پیش کر رہا ہون۔ میرا کلام حقیقت میں جذبات دلی کا آئینہ ہے۔ استادی کا دعویٰ نہیں ہے۔ مجھے آپ حضرات سے توقع ہے کہ میری اغلاط کو دیکھکر چشم پوشی سے کام لینگے اور جہان لطف اندوز مسرت ہون۔ مجھکو دعائے خیر سے یاد فرمائینگے۔ کہ این آوارہ کوئے بتان آوارہ تر باد ا۔

خاکسار پیرزادہ سید اسمٰعیل احمد۔ رخشان۔ قادری چشتی نظامی نیازی تلمیذ حضرت رہنمائے شاعری حافظ محمد میان صاحب شہید مرحوم مغفور ٹونکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالی

ردیف الف

توحید کے لئے جو مین گرمِ رقم ہوا
سجدہ کو پہلے مجھسے خمیدہ قلم ہوا

غفلت مین ہائے عمر یہ کیسی گذار دی
مجھسے ہی میری جان پہ گویا ستم ہوا

سمجھا تو میری ذات مین تیرا وجود تھا
رہبر رہِ طلب مین مرا ہی قدم ہوا

زحمت تیری تلاش مین آرامِ عین ہے
جتنا ہی غم ہوا مجھے اتنا ہی کم ہوا

سمجھونگا مین کہ نعمتِ دارین ملگئی
آخر جو تیرے نام پہ رخشان کا دم ہوا

دیکھا ہے جس نے جلوہ محبوبِ کبریا کا
وہ ترجمہ کریگا والشمس والضحی کا

سمجھین ہین اوسنے معنی مازاغ البصر کے
جسکو ہوا اشارا اوس چشمِ حق نما کا

وہ ذاتِ مصطفے ہے اسرار کا خزینا
سینے مین بھید رکھا جسکے ومن رآ کا

دنیا کی ہر طلب سے کھنچ جاے دستِ عاشق
تھامے رہے ہمیشہ دامن تری رضا کا

عالم بنا ہوا ہے نورِ محمدی سے
ممنون ہے زمانہ اس صاحبِ سخا کا

مجھہ دردِ آشنا سے تقریرِ چارہ سازی
بس بس خموش ہمدم مرجع ہے یہ قضا کا

ہم اور وصفِ حضرت یہ وہم سر بسر ہے
جو کچھہ بھی ہو رہا ہے سب فضل ہے خدا کا

وہ سنگ بنگیا ہے جائے سجودِ عاشق
بوسہ لیا ہے جسنے پائے شہِ ہدا کا

پائی ہے بھیک جسنے دستِ شہِ امم سے
شاہون نے پاؤن چوما اس پاک بینوا کا

محشر میں سب کے سر پر سایہ فگن رہیگا — اتنا بڑہیگا دامن سرکار کی قبا کا
اک وہ کہ منتوں نے پائے ہیں تجہسے سب کچھہ — اک ہم کہ مانگنا ہی آتا نہیں دعا کا
اے نورِ پاک حضرت صدقہ تری ادا کے — موسیٰ کو برق بنکر کس طرح سے نا کا

جسکو طلب ہے رخشاں اس ہادیٔ سبل کی
محتاج پہر نہیں وہ دنیا میں رہنما کا

جب اشارہ سے دو پارہ ماہ کامل ہوگیا — پہر نبوت کا زمانہ دلسے قائل ہوگیا
دیکھکر روئے نبی دنیا سے غافل ہوگیا — آنکھہ ملتے ہی آلِ عشق حاصل ہوگیا
بے کمان تیرِ قضا کیونکر ادہر سے چہٹ گیا — بے نشان سینہ میں دل عاشق کے گہائل ہوگیا
اپنی ہستی کچھہ نہ نکلی جب ہوا وصلِ حبیب — سامنا ہوتے ہی دعوی آپ باطل ہوگیا
ذکرِ مژگانِ محبت نے کیا اچھا سلوک — عمر بہر کیواسطے دنیا میں بسمل ہوگیا
میرے مٹنے سے نہ لاشِ یار کا جہگڑا اٹہا — مجہہ میں وہ شامل ہوا میں اسمیں شامل ہوگیا
آگیا دلمیں خیالِ مصطفےٰ پہر آگیا — ہوگیا پہر دل ہمارا عرش منزل ہوگیا
خود صدائے حق لبِ منصور سے آنے لگی — رازِ مخفی کہل گیا جب جذب کامل ہوگیا
باغ میں کیا ہو رہا ہے وصفِ محبوبِ خدا — اسقدر دلچسپ کیوں شورِ عنادل ہوگیا
کافروں کو جب نبوت میں ہوا کچھہ قیل قال — تو شہادت میں کلام اللہ نازل ہوگیا
جیتے جی دنیا میں نظارہ ہوا فردوس کا — جب مدینہ چشمِ طالب کے مقابل ہوگیا

جو بہی رخشاں مٹ گیا دل سے رسول اللہ پر
ہوگیا اسکا خدا وہ حق سے واصل ہوگیا

تنپہ ہجرِ حضرت سے جلتا رہیگا — تو دل پہولتا اور پہلتا رہیگا
جو ہے دستِ عاشق میں داماں حضرت — تو خود پائے لغزش سنبہلتا رہیگا
وہ جو خواب میں آکے جایا کرینگے — تو دن بہر میرا دل اچہلتا رہیگا

رہ عشق آسان ہوگی اسکو — جو حضرت کے قدموں پہ چلتا رہیگا
مزار نبی پر بلالے خدا یا — وہیں دل ہمارا کچھ بہلتا رہیگا
تصور میں حضرت جو آیا کرینگے — تو ارمان دلکا نکلتا رہیگا
دم نزع جو منتظر اونکا ہوگا — تو کروٹ پہ کروٹ بدلتا رہیگا

جہاں تک کہ ہی زور بازو میں رخشان
قلم نعمت احمد میں چلتا رہیگا

ناکامیوں نے زیست کا سامان تو گیا — لیکن وہ جانثار مجھے جان تو گیا
مجھسے مرے خیال کی ہمت بلند ہے — اگر مدینے پاک یہہ مہمان تو گیا
لیتے ہی نام عشق کا شان بشر مٹی — باطن میں ہر طریق سے انسان تو گیا
برباد ہوگیا جو محبت میں غم نہیں — ہستی ہر ایک شئے کی مگر جان تو گیا
پھر یاد آگئے وہ مجھے اضطراب میں — اب بیخودی کا دور ہے ہر بان تو گیا
پاسنے ہی اونکو آب میں دیکھا نہ اضطراب — دریا میں اُٹھہ رہا تہا وہ طوفان تو گیا

گھبراکے اپنی جان ہی دیدی فراق میں
رخشان مگر حضور کے قربان تو گیا

مرض عشق کا لا دوا جب ملیگا — محبت میں دلکو مزہ جب ملیگا
وہاں بہی یہہ امت مزہ میں رہیگی — شفیع الامم ایسا خوب ملیگا
خدا کی طلب میں جو کہو جائے دلسے — تو اس راہ میں رہنما جب ملیگا
شفیع الوریٰ تک رسائی جب ہوگی — تو اے طالب حق خدا جب ملیگا
نظر آئیگا عرش اعظم کا زینہ — ہمیں وہ در مصطفےٰ جب ملیگا
گذر پہلے باب علیؓ تک تو کرلے — خدا کا پتہ اسجگہ جب ملیگا

وسیلہ سے حضرت کے مانگو گے حق سے

تو رخشاں دلی مدعا حبیب ملیگا

دنیائے عقبیٰ کا نشان یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
کیا عدن کوثر ہے کیا تھی دید حق کی آرزو
خواہش ہے مال و زر کی کیا کبھی دنیا کی ہوس
واعظ نے جنت کی صفت زاہد نے کی تسنیم کی
پنہاں تھی الفت اسقدر تھے نفس و شیطان بیخبر
ہوتے نہ ختم المرسلین بخشے نہ جاتے ہم بشر
وہ جلوۂ خلوت سرا وہ طمطراق بزم زا
شیطان مجھے بہکائیگا نفس لعین سر کھائیگا

انبی ذات حق جلوہ کناں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
رضواں مرا زار نہاں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
قصد اپنا اے عمر رواں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
قابل تسلی کے بیاں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
دنیا میں اپنا رازداں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
مقصود خلاق جہاں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
کیا چیز ہوگی وہ آن جہاں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا
یارب میرے دل کا گماں یہ بھی نہ تھا وہ بھی نہ تھا

سودائے حق ہوتا ادھر عشق نبی ہوتا ادھر
رخشاں مجھے بار گراں یہ بھی نہ تھا وہ نہ تھا

محمد ہے یارو پیارا ہمارا
گلستان عالم میں قمری و بلبل
فلک سے مہ و مہر اتر آئیں دم میں
ستاتی ہے بان پر تمہاری جدائی
صبا کہنا اونسے یہ حال پریشان

وہی ہے دو عالم کا اپنے سہارا
صبح شام پڑھتی ہیں کلمہ تمہارا
اگر میرے آقا کا ہو اک اشارا
مدینہ میں مجھکو بلا لو خدارا
ملے گر کہیں تجھکو پیارا ہمارا

خدارا نکل آؤ حجرے سے باہر
کہ رخشاں بھی کر لے نظارا تمہارا

جب تک مجھے میسر طوف حرم نہوگا
درد و غم محمد ٹھیرا ہے جان نہگر
دونوں جہاں کی خلقت ملکر مدام لکھے

آرام سے الٰہی ہرگز یہ دم نہوگا
یہ غم اگر نہوگا تو میرا دم نہوگا
وصف رسول برحق ہرگز قلم نہوگا

امت کی خیر چاہی اولاد کو خدا کی
کوئی رسول السااب ذی کرم نہوگا

یہہ ایک آسرا ہے جسپر کہ جی رہے ہیں
کبتک خبر نہو گی کبتک کرم نہوگا

روضہ پہ آپکے گر پہونچوں تو پھر آؤں
اک بار دیکھنے سے تو شوق کم نہوگا

رخشاں تمناے احمد ہرگز رقم نہو گی
چاک جگر جہانتک چاک قلم نہوگا

یثرب کی جستجو میں وطن سے نکل گیا
وہ عندلیب ہوں کہ چمن سے نکل گیا

گھبرا نہ راہِ شوق میں اے قلب نامراد
اسکو وطن ملا جو وطن سے نکل گیا

واقف ہوا جو ہستیٔ موہوم سے بشر
گھبرا کے دم بھی خانۂ تن سے نکل گیا

کشتہ نبی کا دوش احبا پہ بار کیون
اک حشر ہوگا یہ جو کفن سے نکل گیا

آئینہ جمال مسرت ہے بہر خلق
وہ دل کہ حد رنج و محن سے نکل گیا

اے حسرت وصال حقیقی ترے نثار
الجھا ہوا بھی سانس دہن سے نکل گیا

ہر نقش پاے یار پہ ہر سبین گدا ردین
قیدی عشق قید وطن سے نکل گیا

جب مضطرب ہوا ہوں مدینہ کیواسطے
نام رسول پاک دہن سے نکل گیا

محبوب سے خدا کے پھر احقیہ پھر گیا
جو زمرۂ حسین و حسن سے نکل گیا

وہ بدنصیب ہے جو پھرے در سے آپکے
یثرب تو کیا بہشت عدن سے نکل گیا

ناشبر ہاتھ باندھے ہوے ساتھ تھے ہی
نالہ جو آج میرے دہن سے نکل گیا

کچھہ کام انکی چشم کرم نے بنا دیا
کچھہ کام میرے طرز سخن سے نکل گیا

رخشاں اسی کا نام رکھا حق نے لفظ کن
جو نور نور شاہِ زمن سے نکل گیا

خواب میں وہ جلوہ شاہِ امم پایا تو کیا
آج اپنے ہاتھ دامان کرم آیا تو کیا

کثرت اشغال سے حاصل کرو وہ عقل ہے
وہاں عبادت کے عوض باغ ارم پایا تو کیا

جان شوق دید میں جائیگی منزل کر قرب
رعبِ عظمت سے زبان پھر طلب کھلتی نہیں
عالمِ رویا میں پابوسی کی حسرت رہگئی
قربِ منزل رہ گئے تھک کر کہ فرطِ شوق میں
چلئے آخر کو اسی پہ ابس تکر جاؤں

گر تاپڑتا جا تب بیت الحرم آیا تو کیا
آج کعبہ میں ہمیں شوق کرم لایا تو کیا
خواب میں سرکار کا نقش قدم پایا تو کیا
پیش چشم طالبان بیت الحرم آیا تو کیا
بادشاہوں نے یہاں جاہ و حشم پایا تو کیا

عشق احمد کیلئے تا تو رخشاں خوب تھا
عاقبت کے واسطے تمنا جو غم کہایا تو کیا

پہلے اپنا نور وحدت ولیں پیدا کر دیا
ہو گیا اس شکل سے اسکی رضا کا امتیاز
جب وجودِ خاکنائی کی حقیقت کہل گئی
کہل گئی اک لفظ کن سے کل حقیقت پاگئی
ایسی بیہوشی پہ لاکھوں ہوش قربان کیوں نہوں
جب تلاش یار میں جانیلگا ہوں بے پتہ
خدا مکان چیز کیا ہے جس سے وہ خوش ہو گیا
عشق میں اشک ندامت نکلے ستی بہہ گئی
دیکھ آزارِ محبت اے مرے بندہ نواز
اشتیاق دید میں ہو کر فنا پائی بقا

پہر ہر اک ذرّہ سے جلوہ آشکارا کر دیا
مجکو اپنے چاہنے والیکا شیدا کر دیا
دلکو پہر جلوہ گہہ شاہ مدینہ کر دیا
کر دیا ہم سب پہ اظہار تمنا کر دیا
میں ہوا بے خود تو جلوہ آشکارا کر دیا
شوق نے بڑھکر وہیں رخ سوئے طیبہ کر دیا
ہوائے سے بخشا تھا وسکو اور زیادہ کر دیا
آج غیرت نے ہمیں قطرہ سے دریا کر دیا
میں تیرے قربان مجھے اچھو سے اچھا کر دیا
میرے جذب صدق نے کار مسیحا کر دیا

کچھ ہنر رکھتے نہ تھے رخشاں مگر اللہ نے
نعت گوئی کو شفاعت کا وسیلہ کر دیا

وسلسے ہے پردہ دوئی کا اٹھا کہ مجھے ذرہ ذرہ میں جلوہ دکھانے لگا
صدقہ ہو جاؤں اس شان وحدت کے میں نقش کثرت نظر سے مٹانے لگا

سانس لینا ہے اک مصیبت ہوی ناتوانی میں کیسی بری گت ہوی
ہائے ضعف یہ کیسی حالت ہوئی ذکر انفاس میں فرق آنے لگا

تیرے عاشق کریں گر کوئی جستجو تو یہی ہے کہ ملجائے بس اونکو تو
ورنہ بیٹھے ہیں اور کریں حق ہو عشق تیرا مجھے یہ سکھا نے لگا

صدقے اس معجزہ کے شہ بحر و بر اک اشارہ میں ایک سے گئے دو قمر
لاکھ انکار تھا منکروں کو مگر آخر ہر شخص ایمان لانے لگا

عشق بڑھ، بڑھ کے تعلیم دیتا ہے یوں حق ہے عشق حقیقی ہیں جانکار یوں
خود کو کھو اسکو پاکر یہ حسرت کا خون آپ مٹ اور دلکو ٹھکانے لگا

تیرے عاشق نے جب سے سنی یہ خبر تجھے پیٹ کر کی پاتا ہے تجھکو بشر
پھر تو خوش ہوگی ہر ایک شہید اثر اس ہی الفت میں خود کو مٹانے لگا

اپنا شہید اپنا اپنا بندہ بنا اپنے غم میں جلا اپنے غم میں اٹھا
تجھ سے رخشاں کی ہے بس یہی التجا اپنی الفت میں اسکو ٹھکانے لگا

محمد کا شہید اپنا بنائے یہاں جا — مجھے اے ... طلب میں مٹائے چلا جا
ابھی تو گرفتار الفت ہوں ... — ... محبت سکھائے چلا جا
ہر اک شے میں ... تجلی ... — تو ہی ... نظر میں سمائے چلا جا
سبب ترک دنیا کا ہے جوش ... — مری بیخودی کو بڑھائے چلا جا
جن آنکھوں سے دیکھا ہے خالق ... — رنگیلی وہ آنکھیں دکھائے چلا جا
مرا بخت سوتا ہے مدت سے یارب — بحق محمد جگائے چلا جا
ذرا بھی نہ بھٹکوں تیری جستجو میں — مجھے راہ سیدھی لگائے چلا جا
جدھر بھی اٹھے آنکھ پاؤں تجھی کو — حقیقت کا عالم دکھائے چلا جا

قطعہ

گئے عرش اعظم پہ حضرت تو حق نے — کہا میرے نزدیک آئے چلا جا

سبق لیا کے علم لدنی کا مجھے
میرے طالبوں کو سکھائے چلا جا

یہ سنکر ہوی واصل ذاتِ مولی
خبر سبکو رخشاں سنائے چلا جا

یہ کیہ کہا کہ وہ مصطفےٰ نہیں ملتا
بغیر حکم ترے اک قدم نہیں چلتا
رسولِ پاک پہ مٹکر تلاش کر غافل
شبِ فراق میں دشوار زندگی ہوتی
کبھی جو کھل نہیں جاتی حقیقتِ نبوی
تمام تیری نظر کی خطا ہے اے غافل
کمال عشق محبت اسیکو کہتے ہیں
یہاں کسی پہ نہ کھلتی حقیقتِ ربی
گذر کی ہستی موہوم سے تلاش نہ کر
فنا جو ذاتِ خدا میں بشر نہیں ہوتا

خدا کو اپنا بناؤ تو کیا نہیں ملتا
کبھی کسی سے تری بے رضا نہیں ملتا
مٹے بغیر نبی پر خدا نہیں ملتا
امید وصل کا جو اسرا نہیں ملتا
تمام عمر خدا کا پتا نہیں ملتا
یہ کیا کہا کہ خدا ہر جگہ نہیں ملتا
کہ اسکو پانے سے خدا کا پتا نہیں
ہمیں جو ہادیٔ دیں آپ سا نہیں ملتا
اسی وجود میں کیوں کر خود نہیں ملتا
تو زندگی میں اسے کچھ مزہ نہیں ملتا

رہ طلب میں قدم تو بڑھا ہے رخشاں
تلاش کر نہیں طالب کو کیا نہیں ملتا

اگر روئے خیر البشر ہمنے دیکھا
کچھ ایسی بسے ہو ہماری نظر میں
محمد کہا اور بر آئی تمنا
ہر اک عاشقِ احمدِ مصطفےٰ کو
نہیں کو جنابِ محمد جہاں میں
لیا نام احمد کا صبح و مسا جب

تو نورِ خدا جلوہ گر ہمنے دیکھا
تمہیں تمکو دیکھا جدھر ہمنے دیکھا
اسی نام میں یہ اثر ہمنے دیکھا
غم دین سے بیخبر ہمنے دیکھا
مراد و نکا اپنی ثمر ہمنے دیکھا
کوئی غم نہ شام و سحر ہمنے دیکھا

مدینے میں شوقِ زیارت کو اپنا
نہ ہا ... نہیں کوئی غمخوار امت

ہر اک گام پر راہبر ہمنے دیکھا
شریک مصیبت مگر ہمنے دیکھا

بہت روئے عشقِ محمد میں رخشان
ذرا کم جو درد جگر ہمنے دیکھا

آگئی جسکے سمجھ میں عزوشانِ مصطفےٰ
اسنے گویا پالیا دنیا ہی میں فردوس کو
زاہد و ... کیا ہمارا فہم کیا ادراک کیا
ڈھونڈنے میں ذات احمد میں خدا کو رات دن
سنے والوں نے سنی نصر من اللہ کی صدا
جیسا حضرت سے وہ دیکھا کلامِ پاک میں
آپ ہی میں دیکھتے ہیں جلوۂ محبوب حق
واعظو نسکیں نہوگی کچھ بیانِ خلد سے
تجھے ابوبکر و عمر عثمان و حیدر نا مدار

رتبہ دان حق نہ ہادہ رتبہ دانِ مصطفےٰ
لے لیا گھر پڑ کے جسنے آستان مصطفےٰ
حق ہی سمجھائے تو سمجھیں عزوشانِ مصطفےٰ
کچھ عجب ذہن میں لگے ہیں طالبانِ مصطفےٰ
جنگ میں گویا ہوا تھا یوں نشانِ مصطفےٰ
ہے بیانِ کبریا گویا بیانِ مصطفےٰ
جب مٹا دینے ہیں خود کو طالبانِ مصطفےٰ
ذکر طیبہ ہو تو خوش ہوں طالبانِ مصطفےٰ
طالبانِ کبریا اور راز دان مصطفےٰ

مجھکو رخشان لیکے جائیں گے فرشتے اسطرف
جسطرف محشر میں ہونگے مدح خوانِ مصطفےٰ

خود ہی کو دلسے یا احمد مٹانا دیکھتے جانا
دم آخر ذرا تشریف لانا دیکھتے جانا
مصیبت پر مصیبت آپ کے غم میں اٹھا لینا
دم آخر ہمیں تکلیف دینے سے غرض یہ ہے

ہمارا خاک میں ملنا ملانا دیکھتے جانا
خدا کا نام میرے لب پہ آنا دیکھتے جانا
اور اُمید یہ کہ اُف منہ پر نہ لانا دیکھتے جانا
ذرا اس نفس شیطاں کا مٹانا دیکھتے جانا

جو کچھ تکلیف پیش آئے غم مولیٰ میں اے رخشان
خدا کا شکر کرنا اُف نہ لانا دیکھتے جانا

اپنے جلوہ کا اثر لے آپ شیدا ہو گیا
اصلِ ہستی کی خبر پاتے ہی طالب چل بسا
صدقِ دل سے پڑھ لیا اک بار ہی کلمہ اگر
خود فراموشی ہوئی جب اشتیاقِ دید پر
جان دی حضرت کے قدموں پر تو عالم کیلئے
حسنِ یوسف پر فقط اک نشان کی ہستی تھی
یادِ مژگانِ نبی رہتی ہے دل میں گھر کئی
لطف جب ہے عشق میں ہم بھی یونہیں بسمل ہوں

خود تماشا بنکے خود محوِ تماشا ہو گیا
آج انکے دید کا ارمان پورا ہو گیا
مغفرت کیواسطے کافی سہارا ہو گیا
ہم خدا کے ہو گئے مالک ہمارا ہو گیا
ہر قتیلِ عشق مرشکر سیما ہو گیا
مصطفیٰ کو دیکھکر عالم زلیخا ہو گیا
یہ نیا ذوقِ خلش میں شوق پیدا ہو گیا
حسن سے جیسا تمہارا نام رسوا ہو گیا

خود کے مجانسے رخشاں ذاتِ مطلق کا ظہور
کیا کہوں کس شان سے مجھ میں ہویدا ہو گیا

تمام دنیا کو جہان یار انکو کوئی ہمراز میں کسیکا
ہوا جو محو تو ہوش آیا خودی کو چھوڑا تو تجھکو پایا
جمیل کیسے جمال کیسا کلیم کیسے کلام کیسا
وہ میم احمد میں چھپ کے آیا وہ جنکے یوں آنکھ چھپتا
چلو کچھ ایسی ہوائے وحدت کہ جسے نہ رنگ کثرت
...س سب تیری رنگ و بو ...

ہر ایک مطلب کا آشنا تھا نہ کوئی ہمراز میں کسیکا
عجب یہ عالم ہے اے خدایا نہ کوئی ہمراز میں کسیکا
خود ہی کا جلوہ خود ہی نے دیکھا نہ کوئی ہمراز میں کسیکا
اٹھا کے پردہ یہ کچھ دکھایا نہ کوئی ہمراز میں کسیکا
نظر میں تو ہو نگارِ یکتا نہ کوئی ہمراز میں کسیکا
تو ہی ہے نیرنگیوں کا نقشہ نہ کوئی ہمراز میں کسیکا

وہ شانِ شاہِ رسل ہے رخشاں ضیا ہے ہر خرو کل بحر رخشان
کہ جسکی الفت میں ہوں میں ایسا نہ کوئی ہمراز میں کسیکا

سنا کر وصفِ چشمِ مصطفیٰ دیوانہ کر ڈالا
خدا کی ذات کا جلوہ ... میں دیکھا
چڑھی رہتی ہے ہر دم آجکل عشقِ محمد کی

لبالب بادۂ پر کیف سے پیمانہ کر ڈالا
جہانِ ہستی کو صرفِ ہمتِ مردانہ کر ڈالا
پلا کر بادۂ حبِ نبی مستانہ کر ڈالا

ذرا احمد یہ دیکھا جب جبیں سا اپنے طالب کو
تو اپنے کعبۂ مقصد در جانانہ کر ڈالا

مٹا کر آج اسکی ذات کے جلوہ دکھاتی ہے
بید پہلے ہی نہ کیونکر ہمت مردانہ کر ڈالا

کیا روشن فروغ نور سے شمع نبوت کو
پھر اوسپر عاشق جانباز کو پروانہ کر ڈالا

محبان نبی کے دل بہلنے کو شب غم میں
خدا نے معنیٔ والیل کو افسانہ کر ڈالا

زہے قسمت محبت میں مٹا کر ذات واحد نے
ہر اک ہستی سے اے رخشاں مجھے بیگانہ کر ڈالا

چل دیکھ سکھی تیرب نگری جہاں احمد پیارا ہوا پیدا
خوش ہو کے درود پڑھو اے سہیاری اپنا سہارا ہوا پیدا

کُن رب نے پکارا جسکے لئے کونین سنوارا جسکے لئے
نبیوں کو اُتارا جسکے لئے وہ راج دلارا ہوا پیدا

خالق نے کہا جبریل سے جا مخلوق کو میری پڑھ کے سنا
اللھم صل علیٰ محبوب ہمارا ہوا پیدا

دھرتی پہ قدم رکھتے ہی سکھی امت کی دعا مکھ سے نکلی
میں واری گئی میں واری گئی اری ایسا پیارا ہوا پیدا

آدم سے لیکر آئے ری سکھی اے تجھے یہاں پر جتنے نبی
ہر اک سے اسکی آمد کا نکلے نہ ایسا اشارا ہوا پیدا

وہ شان عجب محبوب لقب مکی مدنی سردار عرب
وہ بخشش جرم و خطا کا سبب رحمت کا سہارا ہوا پیدا

رخشاں کی بنی سے خوب سنی دی سیتہ ہی [illegible] پائی سیجی
سالک کی طرح اللہ غنی دنیا سے کنارا ہوا پیدا

دلبے حضرت پہ جب دل فدا ہو گیا
دیکھنا پھر کہ میں کیا سے کیا ہو گیا

عشق والفت میں شان بشر مٹ گئی
کہیں موسےٰ کہیں شانِ عیسیٰ بنا
خلق سے جبکہ بیگانگی ہو گئی
غم نہیں عشق میں جاں پر بن گئی
لطف آئیگا موسےٰ کی تقلید کا
ستر والا نے منت سے منوا دیا
عشق کرنے کی تاکید کی بار ہا
جان جانے لگے عشق میں تو کہوں

میری ہستی کا عالم جدا ہو گیا
نورِ محبوب حق کیا ہی کیمیا ہو گیا
پھر تو خالق میرا آشنا ہو گیا
ہم سے راضی ہمارا خدا ہو گیا
آپ سے جو کبھی سامنا ہو گیا
رب جو بندوں سے اپنے خفا ہو گیا
جان دینا خوشی سے روا ہو گیا
آج پورا میرا مدعا ہو گیا

مستزاد

پھر نور خشاں ذہی وہ نظر آئیگا
دل جو آئینہ باصفا ہو گیا

اپنی ہستی کو مصائب میں جو ڈالی نہ گئی ۔ نہوا وصل خدا
اسکے مٹنے کی کوئی راہ نکالی نہ گئی ۔ ہائے قسمت کا لکھا
ساقی معنی سے جو منصور خبردار ہوا ۔ خود کو حق کہنے لگا
ایسی پیاری ہوئی الفت کہ سنبھالی نہ گئی ۔ دار پر جا کے چڑھا
حرم و دیر میں ڈھونڈا کیا اے جانِ جہاں ۔ تو ہے پر مجھ میں نہاں
ہائے افسوس میری خام خیالی نہ گئی ۔ سخت دھوکے میں رہا
ہوا قسمت سے جو دیدارِ رسول عربی ۔ آرزو اور بڑھی
وصل کے بعد تمنائے وصالی نہ گئی ۔ شوق مٹنے کا ہوا
کیسے صابر تھے حسینؓ ابن علیؓ صل علےٰ ۔ ظلم پر شکر کیا
تھے خنجر بھی ذرا نیک خیالی نہ گئی ۔ سبکو دیتے تھے دعا
خواہش دید محمد میں جو سویا کوئی ۔ آئے رویا میں نبی

آنکھہ بھر جلوہ جانسوز یہ ڈالی نہ گئی - غش پہ غش آنے لگا
شہ والا کے وسیلی سے دعا کی جو یہاں - ہوی مقبول وہان
اُنکے رخشان کی تمنا کوئی خالی نہ گئی - دل و جانسے ہو فدا

میں کیا کہوں تو سے اے سکھی ری کے رین سپنے میں کیا ہوا تھا
احد کا پیارا مدینہ والا کچھہ اور جلوہ بنا ہوا تھا
جو حسن تفسیر والضحیٰ تھا تو زلف واللیل کی ضیا تھی
خدا کا پیارا اری سکھی ری کلام حق سے سجا ہوا تھا
وہ شان یٰسین بن کے آنا وہ وحدہٗ کے ترانے گانا
وہ چشم مازاغ کا دکھانا اسی پہ دل مبتلا ہوا تھا
پہلی منزل کی کالی کملی یہ اُسکے تن پر لگے تھے سبھی
جھلک رہا تھا وہ نور یکتا جو اسکے اندر چھپا ہوا تھا
نکالکر مکھہ سے لا کا نعرہ سکھی ری منکو پیا پہ وارا
جو خود کو دیکھا تو پھر یہ پایا پیا مجھی میں بسا ہوا تھا
پہن کے لولاک کی قبا کو وہ سر پہ رکھہ تاج ہل اتیٰ کو
لپٹا اپنے میں مجھہ گدا کو دکھا کے جو کچھہ سنا ہوا تھا

میں ہیبت ساجن میں مٹ رہو نگا تو مکھہ سے رخشاں یہی کہونگا
بڑی تو کی موہنیہ رب نے کریا اسی لیئے میں بنا ہوا تھا

افلاس کے ہاتھوں میں کیا حال ہوا بیچاری کا
اوس دائی حلیمہ بیکس کا اوس رنج و مصیبت ماری کا
چلتا ہی نہ تھا فاقوں کے سبب یہہ لاغر تھا اوس کا مرکب
سب پہونچ گئیں یہ جا نہ سکیں کیا حال لکھوں اُسوار یکا

مکہ میں پہونچ کر سب نے وہاں سرداروں سکھ بچے پائے جہان

زر لینے کو نکلی تھیں گھر سے در ڈھونڈ لیا سرداریکا

جب آئی سواری بیکس کی بچہ نہ رہا باقی کوئی

تو قسمت پر اپنی روئی کہہ در دیکھا دکھیاریکا

نکلے تھے تلاش دایہ میں یہاں جد محمد صل علے

یہ حال جو دیکھا آنکھوں نے اس رنج و مصیبت ماری کا

کچھ دیکے تسلی لائے اُسے دکھلا کے محمد کو بولے

لیجا تو اسے کر دیگا غنی فرزند میری دکھیاریکا

محبوب خدا نے ہر دو جہان مرغوب ہوے جب وسے وہان

تو فضل خدا سے آئے رخشان دربار ہوا نادار یکا

چشمِ حق بین سے درِ حضرت کا نقشہ دیکھنا

ہو گئی جس پر عطا اپنی چشم بینا دیکھنا

جنت جی یثرب میں نظارہ ہوا فردوس کا

قول ہو تو ان کا تو فقہ پر عمل کرتے رہو

خود سے جب واقف ہوے دنیا میں شیخ کبیر

حضرت موسیٰ سے پیغمبر نہ لائے تاب دید

گو کہ بے زر ہون مگر مالک وہان پہونچائیگا

سب چلے جاتے ہین کعبہ اور میں محروم ہوں

شیخ صاحب اُٹھ گیا جسدن میرے دل سے حجاب

راہ سے بے راہ کرتا ہے مجھے نفس لعیں

ہے اگر مدِ نظر کعبہ کا کعبہ دیکھنا

سب نظر آئیگا قدرت کا تماشا دیکھنا

وہ مبارک ہو گیا حضرت کا روضہ دیکھنا

چاہتے ہو تم اگر مالک کا جلوہ دیکھنا

آپ مٹ جائیگا یہ مذہب کا جھگڑا دیکھنا

کیا کوئی آسان سمجھا ہے خدا کا دیکھنا

جو میری قسمت میں لکھا ہے مدینہ دیکھنا

میری قسمت میں الٰہی ہے یہی مکہ دیکھنا

ایک ہو جائیگا کعبہ اور کلیسہ دیکھنا

اس ستمگر کی شرارت میرے اللہ دیکھنا

ہم اُسے کسطرح رخشاں دیکھتے ہین بیحجاب

جز خدا کے کوئی کیا جانے ہمارا دیکھنا

جہاں دل محمد پہ آیا کسیکا
وہیں جلوۂ طور دیکھا کسیکا

خدا جب ازل سے ہے شیدا کسیکا
زمانہ پڑھے کیوں نہ کلمہ کسیکا

انہیں جسنے چاہا مٹایا اسیکو
نرالا ہے سب سے قرینہ کسیکا

مذاہب کے جھگڑو لئے سب جھوٹ خیالی
کبھی ٹوٹ جائے جو پردہ کسیکا

نہیں جوشش وحدت کا بے وجہ جہیں
پلایا ہوا ہے پیالا کسیکا

یہ دل چشم حق بیں کا مارا ہوا ہے
نہیں اسپہ چلتا کا سکہ کسیکا

کرم کافر و نیر بھی کرتے تھے حضرت
کبھی آپ نے دل نہ توڑا کسیکا

مٹا تو بنا انکی صورت کا نقشہ
عجب شان والا ہے کشتہ کسیکا

ذرا درد دل کی دو رنگی تو دیکھو
تڑپ ہے کسیکی مسیحا کسیکا

جھکا ہے نبی کی حقیقت کی جانب
سمایا ہے اس سر میں سودا کسیکا

خدا پاک تن سے وہ مظہر خدا کا
کوئی کیا لکھے گا سراپا کسیکا

میری چشم و دل میں سمایا ہوا ہے
وہ مکہ کسیکا مدینہ کسیکا

مٹا آلِ احمد پہ رخشاں کو یارب
جو کرتا ہے دنیا میں شیدا کسیکا

ردیف با

کوئی نہیں ہے یا نبی خلق میں آپکا جواب
حق تو یہ ہے کہ آپکو حق نے کیا ہے لاجواب

حسن میں جیسے آپ ہیں خلق خدا میں لاجواب
لطف ہے عشق میں یونہیں کوئی نہو میرا جواب

طور جلا شجر جلے اور کلیم غش ہوئے
بن نہ سکا کسی سے کچھ آپکی بات کا جواب

جسکا سوال جیتے جی رد نہ کیا حضور نے
اسکی طرف سے بعد مرگ قبر میں بھی دیا جواب

دل سے رسولِ پاک پر بھیج رہے ہیں جو سلام
سنتے ہیں گوش ہوش سے انکا دیا ہوا جواب

پہلے تو حالِ دل سنا پھر یہ کہا کہ غم نہ کھا
پا دُر رہا تمام دن رات کے خواب کا جواب

جیب سے تیری ہر ایک پر حالتِ دل عیاں ہوئی
میرا سکوت بنگیا سبکے سوال کا جواب

رخشان فراقِ یار میں آج ہیں شاد شاد کیوں
خواب میں ملگیا ہے کیا نامۂ وصل کا جواب

ردیف تا

بڑھ کر کہیں گھٹ جائے نہ آوازِ محبت
اس غم میں مرا جاتا ہے بیمارِ محبت

کیوں گرم ہو خلق میں بازارِ محبت
کثرت سے محمد کے ہیں بیمارِ محبت

محبوب خدا ختمِ رسل شاہِ ہدا کا
اللہ کرے سبکو گرفتارِ محبت

اٹھتا نہیں در سے شہ لولاک ملا کے
جو سر کہ ازل سے ہے گران بارِ محبت

ور کی تقریر ہو شیوۂ عاشق
بڑھ جائے نہ حد سے کہیں گفتارِ محبت

دل دیکے بھی تسکین نہیں عشاق کو تیرے
جان بیچنے نکلے ہیں خریدارِ محبت

ہیں جسکے قدم مرشدِ برحق کے قدم پر
سید ہی ہے اسی ذات کی رفتارِ محبت

مدہوش رہوں ساقی کوثر کی نظر سے
اللہ بنا دے مجھے میخوارِ محبت

خواجہ بزرگ — کھلتی ہے زبان نعتِ پیمبر میں جو رخشان
کہتا ہے ہر اک بلبلِ گلزارِ محبت — کی شان میں

ظہورِ جلوۂ یزدان معین الدین والملت
حبیبِ سرورِ ذیشان معین الدین والملت

دکھا دو صورتِ زیبا فنا فی الشیخ ہونیکو
اسی کا ہے مجھے ارمان معین الدین والملت

تمہیں دیکھا تو کل دیکھا نہیں پایا تو کل پایا — ہیں آسیر الملیون ایمان معین الدین والملت
مجھے میری حقیقت سے کرو ماہر شہ والا — میں کیا ہوں اے شہ شاہان معین الدین والملت
تمہارا جلوۂ زیبا مجھی مجھ میں نظر آئے — شوق ہوں اے شہ ذیشان معین الدین والملت
نظر میں یوں سما جاؤ کہ تمہیں تم نظر آؤ — دل و جان آپ پر قربان معین الدین والملت
وہ شانِ حق دکھائیں اور تجھیں کیا تماشا کر — کہوں میں کیا ہیں ارمان معین الدین والملت

ہر ایک منزل طریقت کی بلا وسواس طے ہو گی
میرے حامی ہیں اے رخشاں معین الدین والملت

ردیف ثا

ہو گیا عشق نبی عشق خدا کا باعث — کیوں نہ ہو جائے فنا میری بقا کا باعث
مرض عشق محمدؐ کی عجب ہے تاثیر — درد بڑھ جائے تو ہو جائے دوا کا باعث
حرم و دیر کے جھگڑے نہ رہیں عالم میں — کچھ بھی کھل جائے اگر انکی حیا کا باعث
با دِ مژگانِ محمدؐ سے تڑپ ہے دل میں — لطف حبیب ہے کہ ہے تیر قضا کا باعث
بے توسل شہ والا کے نہ مانگے زاہد — دیکھ لے جو میری تاثیر دعا کا باعث
انکے بیمار پہنچ جائیں اگر طیبہ میں — دیکھ لے پھر کوئی تبدیل ہوا کا باعث

دل سے ہو جاؤ فدا آلِ نبی پر رخشاں
ہے یہ کونین میں حضرت کی رضا کا باعث

ردیف ج

سب ہے جو دنیا میں تیرے فضل و کرم کا محتاج — کیوں ہو گا نہ یہاں جاہ و حشم کا محتاج

لذتِ درد میں بنگر کہ حریصِ آلام
ویسے رہتا ہوں صدا رنج و محن کا محتاج

شوقِ پابوسیِ حضرت میں نکلکر گھر سے
جاکے طیبہ میں رہوں نقشِ قدم کا محتاج

عشق میں ساقیِ کوثر کے مزہ تو جب ہے
مست ہو کر بھی رہوں چشم و کرم کا محتاج

بالیقین منزلِ مقصود وہی پاتا ہے
عشق میں ہو جو بشر لذتِ غم کا محتاج

اے غنی چشمِ حقارت سے نظر مجھ پہ نکر
تو تو خود عالمِ ہستی میں ہے دم کا محتاج

رحم تھا طاقتِ رفتار یہ جسکو اپنی
آج مرکز ہے وہی چار قدم کا محتاج

تاج شاہی کی تمنا نہیں رکھتا ہوں
آپ کے شانِ کرم جود و عطا کا محتاج

آپ کے نور سے ہر جز بنی ہے رخشان
کون دنیا میں نہیں شاہِ امم کا محتاج

ردیف حا

پڑا رہوں درِ حضرت پہ پاسباں کی طرح
اٹھائے سے نہ اٹھوں سنگِ آستاں کی طرح

جگانیوالا ہوں عالم کو خوابِ غفلت سے
پکار کر شبِ غم آپکو اذان کی طرح

ادا ہو نعتِ نبی ہر صدا اٹھے نالہ سی
ترے کرم سے بدل جائے یوں فغاں کی طرح

قتیلِ تیغِ محبت کی یہہ تمنا ہے
تڑپ مدام رہے عمرِ جاودان کی طرح

صدائے نالہ بنے لا الٰہ الا اللہ
ترے فراق میں چلایا کروں اذاں کی طرح

سکوت دار یہ پہنچائیگا یقین ہے مجھے
خموشی کہنے کو ہے رازِ دل زبان کی طرح

چلے تو گرمیٔ الفت کی تیز و تند ہوا
گذر ہی جائیگی ہستی میری خزاں کی طرح

فنا ہو ذاتِ نبی میں تو ایسی صورت سے
زباں زباں کی طرح آنکھیاں بیاں کی طرح

بغیر عشقِ محمد کے زندگی کیسی
خدا کی فضل سے ٹھہرا ہوا ہے جاں کی طرح

وہ آتو جائیں میرے خواب میں کبھی رخشاں
فدا کرونگا دل و جان ارمغاں کی طرح

ردیف خا

دیکھتی ہے جب میری چشمِ حقیقت شاخ شاخ
باغِ عالم میں نظر آتی ہے قدرت شاخ شاخ

پتے پتے سے عیاں ہے کسکی شانِ دلنواز
ڈھونڈتی پھرتی ہے بلبل کسکو حضرت شاخ شاخ

سارے مرغانِ چمن پڑھنے لگے ملکر درود
جب نظر آنے لگی شانِ نبوت شاخ شاخ

صوفیوں کو ماسوا اللہ کچھ نظر آیا نہیں
منعموں نے دیکھی شانِ امارت شاخ شاخ

وصفِ حضرت میں رہا کرتی ہے بلبل نغمہ زن
کیوں نہ بنجائے بہارِ باغِ جنت شاخ شاخ

گو بظاہر مختلف اشجار پائے جابجا
پر نظر آتی ہے ہمکو ایک صورت شاخ شاخ

لطف ہے سیرِ گلشن میں کہ رخشاں [illegible] شاخ شاخ
ہر شجر سے ہے عیاں کثرت میں وحدت شاخ شاخ

ردیف دال

جو عشق والے [illegible] گیسوئے محمد
تو کعبۂ مقصود ہے ابروئے محمد

عاشق کو نظر آتا ہے اللہ کا جلوہ
آئینۂ توحید ہے کیا روئے محمد

بڑھتے ہیں قدم جستجوئے حق میں جہاں تک
اتنا ہی کھنچا جاتا ہے دل سوئے محمد

کیا جانے کوئی حضرتِ حسنین کا رتبہ
دنیا میں یہی دونوں ہیں بازوئے محمد

الجھن سے گناہوں کی سلجھ جائینگے عاصی
بکھرینگے شفاعت پہ جو گیسوئے محمد

جو یار کہ ہر حال میں حضرت پہ فدا تھے
اللہ نے بخشا انہیں پہلوئے محمد

ہر خواہشِ حق آپ سے اظہار ہوئی ہے
کیا خوب ہے اے بسمل عالی خوئے محمد

کرایا تھا جنکی حقیقت کو سجدہ
وہ افضل وہ برتر بشر ہیں محمد
نہیں کوئی مرسل دو عالم کا حامی
یہاں سے وہاں تک مگر ہیں محمد

کوئی کام بیجا نہو جائے رخشاں
ہر اک بات سے باخبر ہیں محمد

ردیف ذال

پہلے ایمان پڑھاتا ہے حیا کا تعویذ
پھر یہ دیدار دکھاتا ہے خدا کا تعویذ
ہاتھ آ جائے اگر شیر خدا کا تعویذ
نفس سرکش کا اُڑا دے الٰہی کا تعویذ
لگ گیا ذات میں بڑھ بڑھ کے تجھ پہ درود
بنگیا نام نبی وصل خدا کا تعویذ
تو نہ چاہے تو میرے یار شفا مشکل ہے
سب ہیں محتاج دوا ہو کہ دعا کا تعویذ
تیرے مشہور ہوئے تجھ میں فنا ہو جیسے
تجھ پہ مٹنے سے ملا نام وفا کا تعویذ
کفش برداری مرشد سے عطا ہوتا ہے
ہے جو در کا تجھے عقل رسا کا تعویذ
کل بلاؤں سے بچاتا ہے نبی کا سایہ
ہے میرے سر پہ صدا ظل خدا کا تعویذ

پنجتن پاک کی الفت میں غلو ہو رخشاں
ہو گلوگیر جو نام شہدا کا تعویذ

ردیف را

تمہارے حسن کے ڈر سے کہیں زباں نہ رکے
در حرم پہ رہے سر تو سرفرازی ہو
تمہیں بتاؤ کریں شرح غم بیان کیونکر
گریں پاؤں تو پاؤں وہ آستاں کیونکر

خدا کے پیارے کا پیارا کلام ہوتا ہے
ظہور مطلب عالی نہیں کہاں ہوسکے

ادب سے نطق کو چومے پھر زبان کیونکر
کہیں نہ آپکو جلوہ فزا یہاں کیونکر

عطا ہو چشم بصیرت تو دیکھ لے رخشان
ہمیں میں رہ کے رہے ہیں تم نہاں کیونکر

راز مخفی کی طلب ہے تو جگر پیدا کر
آہ کے ساتھ کھینچے جان حزین بہر نثار
لطف دیتا ہے غم ختم رسل یا اللہ
گنج اسرار نہانی ہے نبی کا سینہ
ذات پاک شہ لولاک لما پر مٹ کر
میری فریاد در ختم رسل تک پہونچے

در جانان کی جبیں سائی کو سر پیدا کر
تجھ پہ ملتجاؤں الہی یہ اثر پیدا کر
تیرے قربان نئے زخم جگر پیدا کر
جسطرح ہو دل محبوب میں گھر پیدا کر
سیر باطن کیلئے پاک نظر پیدا کر
آہ پُر درد میں تاثیر اثر پیدا کر

دلکو دنیا کی کدورت سے بچا کر رخشان
صوفیوں نے جو کیا ہے وہ ہنر پیدا کر

مٹا یا جسنے وجود ہستی دوئی کے جھگڑا دستے تنگ ہو کر
وہ ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے ثبات قدرت کا رنگ ہو کر
بھلا کہیں دیکھیں تو کیسے دیکھیں اس آئینہ میں خدا کا جلوہ
غبار کثرت جما ہوا ہے دل مصفا پہ زنگ ہو کر
تجلیات جمال جانان جو ہونگی قسمت سے جلوہ فرما
وہاں تو غش سے نئے جناب موسٰے یہاں جلینگے تنگ ہو کر
مدینہ جاتے ہیں جانیوالے ہمیں بھی بلوا خدا کے پیارے
پڑے رہیں اسمیں بھلا کہاں تک اسیر قید فرنگ ہو کر
طلب ہے صادق تو دل سے کہدے وہی جو ارشاد مرشدی ہے

ذرا بھی آیا جو کوئی خطرہ تو دل پہ بیٹھے گا زنگ ہو کر

جو تم لطف و سرور سے جا رہے ہو تو دل ہی ہمراہ لیتے جاؤ

یہ بار ہے سے نہ اُٹھ سکیگا رہیگا سینے پہ سنگ ہو کر

ہزار شیطان فساد ڈالے ہزار قوت جواب دیدے

مگر نہ جائیگی دل سے میرے وصالِ حق کی اُمنگ ہو کر

کبھی تو ایسی ادا سے دیکھو کہ دشتِ ایمن ہمارا گھر ہو

بڑے مزے کی ہے وہ تجلی جو دل پہ بیٹھے خدنگ ہو کر

یہ دم ہے جبتک کہ دم میں باقی تجھا پر نفس ہی رہو نگا

یہ وہ لڑائی نہیں ہے رخشاں کہ صلح ہو جائے جنگ ہو کر

دل نشین ہے جو عنایت تیری ارمان ہو کر

رہتی آنکھوں میں ہے وہ خواب پریشان ہو کر

انکے جلوہ میں خدائی کے تماشے دیکھے

سینکڑوں مٹ گئے اِک شکل پہ حیران ہو کر

آج اسی خالقِ کونین کا گھر کہتے ہیں

اور معمور رہا بتکدہ ویران ہو کر

کیا ہوا آج الہی میری حالت کیا ہے

سب مجھے دیکھتے ہیں خلق میں حیران ہو کر

قبل از وقت ہے ہنگامۂ محشر کیسا

کون آتا ہے ادھر گورِ غریباں ہو کر

اپنی ہستی کو مٹا کر اوسے پاتا ہے بشر

بوئے گل پھیلتی ہے چاک گریباں ہو کر

جاؤں اب اُٹھ کے تیرے در سے کہاں اے مولا

آپڑا اب تو یہاں بے سر و ساماں ہو کر

اپنی توصیف کے لکھنے کی عطا کر طاقت

رہوں دنیا میں خدا تیرا ثنا خواں ہو کر

یا محمد جو نکلتا ہے دہن سے رخشاں

لب مزہ لیتے ہیں دونوں میرے چسپاں ہو کر

جاتا ہوں خدا ہو کے جو شاہِ مدنی پر

کرتا ہے وطن رشک غریب الوطنی پر

ہم عرش پہ بھی ہوں گے طرزِ سخن پر تو کہینگے

کچھ اور بھی فرمایئے ربِّ ارنی پر

ملبوس مطہر سے معطر کیا حق نے — اللہ رے الطاف اویس قرنی پر

ہر بات محمد کی کلام احمدی ہے — الحق کہ ہوا حق ہی فدا حق سخنی پر

آنے تھے یہی یہاں سر پہ لیا بار شفاعت — قربان دل و جان سے ہے نازک بدنی پر

نور رخ انور سے ضیا دیگئی اسکو — احسان ہے سرکار کا لعل یمنی پر

اللہ سے تمنا کوئی مشکل نہیں رخشان

تو خود کو مٹا ہی تو رسول مدنی پر

ردیف زا

کیا ہی دنیا میں ہے تیری شان اے بندہ نواز — ہے زمانہ پر ترا احسان اے بندہ نواز

ہے ظہور ذات حق اور مظہر کل کائنات — یہ تمہاری صورت انسان اے بندہ نواز

آپکے قدموں پہ اک عالم فدا ہونیکو ہے — چیز کیا ہے یہ ہماری جان اے بندہ نواز

سب دنیا کا گذر دل میں بہوت دیکھے — چند دن کا ہوں یہاں مہمان اے بندہ نواز

بیخودی عشق میں ہی شوق سے پورا کروں — دین کے جتنے ہی ہیں ارکان اے بندہ نواز

گر سکے قدموں پہ سر لا کے ہو جاؤں فدا — بس یہی کا ہے مجھے ارمان اے بندہ نواز

آپکے قدموں پہ مٹنا عشق کی معراج ہے — اے شہ ہر دو سرا ذیشان اے بندہ نواز

حشر میں ہمارا زمرۂ عشاق میں — اے مرے حسان اے سلطان اے بندہ نواز

ایک رخشان کیا ہے سب شاہ و گدا کو راندن

تیرے در سے مل رہے ہیں خوان اے بندہ نواز

ردیف سین

جان جائیگی مزار شافع محشر کے پاس — پھر تو بیجائیگا مدفون ساقی کوثر کے پاس

تشنہ لب ہیں حوضِ کوثر پہ بجھالینگے پیاس
ہمکو پہونچا دے الٰہی ساقیِ کوثر کے پاس

دل دیا ہے جان بھی قدموں پہ کردینگے نثار
اور کیا شے ہے تمہارے عاشقِ مضطر کے پاس

وان بھی لپٹینگے ہزاروں مضطرب سرکار سے
حشر میں اک حشر ہوگا شافعِ محشر کے پاس

ناز ہے ہمکو گناہ کرکے بھی اپنے بخت پر
لیکے جائینگے پیمبر خالقِ اکبر کے پاس

سجدہ کرنے کے لیئے دل خود بخود کھنچنے لگا
دیکھکر محرابِ ابرو چشمِ پیغمبر کے پاس

موت کے آنے سے پہلے عشق میں مرجائیے
ایک دن جانا ہے رخشاں داورِ محشر کے پاس

ردیف شین

محوِ جمال کیا ہوا ہونے لگا زوالِ ہوش
عالمِ بیخودی بنا صورتِ انتقالِ ہوش

غش میں کلیم ہوگئے جلوۂ یار دیکھکر
آتشِ حسن بنگئی موجبِ انفعالِ ہوش

آپ سے کیا گذر گئے آج وفورِ عشق میں
ہمکو خدا نے دیدیا غیب سے اتصالِ ہوش

عشقِ رسولِ پاک میں پاسِ ادب بھی ہے ہمیں
عقلِ سلیم ہو فزون اور رہے کمالِ ہوش

برقِ جمالِ یار سے غش میں گرا دیا اگر
آئے نہ دینگے بھولکر دل میں کبھی خیالِ ہوش

دیکھ رہا ہوں رات دن مظہرِ یار جابجا
مست جمال ہوں مگر صورتِ لازوالِ ہوش

رخشاں خبر نہیں ہے کیا طورِ کلیم کی ہمیں
خواہشِ دید ہے تو ہاں پہلے کرو سوالِ ہوش

ردیف صاد

آج رسولِ پاک سے دل سے جو ہوگیا خلوص
کل اسے دیکھنا ہمیں ہوتا ہے کیا سمجھ گیا خلوص

فرطِ خوشی سے مٹ گیا ذاتِ خدا میں مل گیا
عاشق نا صبور سے جب نہ سنبھل سکا خلوص

واہ رے ظرفِ مصطفیٰ آپ کا جو عدو بنا
ہنس کے حضور نے سدا اس سے ادا کیا خلوص

پیشِ نظر ہے ہر گھڑی جبکہ شبیہ دلبری
کیوں نہ بڑھائے رات دن صورتِ خوشنما خلوص

عشق کا حوصلہ اگر مجھکو دیا گیا ہے تو
اپنے ہی ذاتِ پاک سے دیجیئے اے خدا خلوص

آنے لگو خیال میں نورِ جمالِ مصطفیٰ
دیدِ رسولِ پاک سے ہونے لگے سوا خلوص

رخشاں رسولِ پاک سے جیسا کہ آج ہے ہمیں
اور خدا کرے کہ ہو اس سے کہیں سوا خلوص

ردیف ضاد

ہاں مجھ گنہگار پہ اے شہر یارِ فیض
ہوتا ہے اک جہان پہ جب بار بار فیض

نیرنگیوں نے مظہرِ خلاق دو جہان
[illegible] رہا ہے جہاں میں ہزار فیض

الساکرم نے آپ کے بیخوف کر دیا
دل سے مٹا رہا ہے غمِ روزگار فیض

بڑھتا رہا جہاں میں دینِ محمدی
ہوتا رہا حضور سے وہ بار بار فیض

کیا شان ہے جہان میں رؤف الرحیم کی
یکساں ہے عام خلق پہ لیل و نہار فیض

اللہ رے کرم شہِ والاصفات کا
پائیں درِ حضور سے ناکردہ کار فیض

رخشاں نبی کی ذات نے بعدِ وصال بھی
شانِ محی سے ہمکو دکھائے ہزار فیض

ردیف طا

ہوتی ہے عمر عشق محبت مین کم غلط
آتا نہیں ہے چین کبھی ایکدم غلط

امیدوار ہوں کرم بے حساب کا
بیٹے کی ہیں غل بہان وسبدم غلط

یہ غل ہے گدائے رسول کریم کا
آگاہ راز غیب سے ہوشاہ جم غلط

ہادی ہیں راہِ عشق میں سردار انبیا
اب ہم نہ رکھ سکینگے کبھی اک قدم غلط

مدہوش ہیں خیالِ پیمبر مین رات دن
اللہ کوئی کام نہ کر جائیں ہم غلط

اُٹھتا نہیں اُٹھانے سے یہ بار معصیت
کردے مرے گناہ خدا ایک قلم غلط

انصاف کی تو یہ ہے کہ ایمان فروش ہے
کھاتا ہے جو خدا کی قسم دمبدم غلط

رحشان در حضور پر جا کر پڑے رہین
یان تو کسی طرح نہین ہوتا ہی غم غلط

ردیف ظا

ہوا ہے شوق طیبہ کا خدا حافظ خدا حافظ
یہ جلوں میں راستہ سیدھا خدا حافظ خدا حافظ

بجز شوق زیارت کے کوئی رہبر نہین ملتا
مدینہ دور ہیں تنہا چلے خدا حافظ خدا حافظ

محمد کی زیارت کو مرے پہلو میں یا مولا
مچلتا ہے دلِ شیدا خدا حافظ خدا حافظ

حباب آسا فنا ہو کر ہم عشقِ حقیقی میں
یہ قطرہ بنگیا دریا خدا حافظ خدا حافظ

غم ہجر نبی میں اتنو یارب چشم گریاں سے
جگر خون ہو کے بہہ نکلا خدا حافظ خدا حافظ

برا ہونا امیدی کا شب غم دل بہلنے کو
کوئی نقشہ نہیں جمتا خدا حافظ خدا حافظ

تمنائے وصالِ حق میں اتنو دل سے اے رخشاں
ہوا سہی ہے لاپروا خدا حافظ خدا حافظ

ردیف عا

کردِ و مضطر سے میری حالت کی اطلاع
درد فراق و رنج و مصیبت کی اطلاع

ہو جاؤں محوِ عشق جمالِ محمدی
لیکن کسی کو ہو نا محبت کی اطلاع

کیا جائے کیا فدا اٹھانے گنہگار
ہو فی نزگر خدا سے قیامت کی اطلاع

دل سے رسولِ پاک پہ شیدا ہو عاصیو
دیگر گناہ میں سبکو شفاعت کی اطلاع

پرشوق بہنا حسین علیہ السلام کا
خوشنش تھے خدا سے پاک شہادت کی اطلاع

بخشش اسی میں ہے کہ گنہگار رات دن
دیتا رہے خدا کو ندامت کی اطلاع

توبہ کرو کہ سارے گناہ بخشے کریم
رخشاں تمہیں ہوئی ہے جو رحمت کی اطلاع

ردیف غ

نورِ غفور سے ہوا ذاتِ حضور کو فروغ
نورِ حضور سے ملا خلقِ غفور کو فروغ

ہم کو تو دو جہان میں اک اسی سے ہے غرض
جسنے دیا ہے زاہدو حور و قصور کو فروغ

حسن نبی سے جابجا دیکھینگے طور کا سماں
دیگا جمالِ مصطفیٰ یوم نشور کو فروغ

چشم نبی جابلی سوختۂ جمال کو
ایسا عطا کیا گیا شعلۂ طور کو فروغ

ہمکو تو اسکی ذات سے عشق ہوا ہے زاہدو
جسنے دیا ہے خلد میں صورتِ حور کو فروغ

جو بھی دیا کرم نے آپکے نور سے دیا
جن و ملک کو انس کو وحش و طیور کو فروغ

عکسِ جمالِ مصطفیٰ نہر میں آئیگا نظر
خلد کے حوض میں وہاں ہوگا ظہور کو فروغ

رخشاں وفورِ عشق میں سوچ رہی ہے دور کی
خوب تو بیخودی میں ہے عقل و شعور کو فروغ

ردیف فا

آپ جب دیکھا کرین میری ندامت کی طرف
حشر مین جو دوڑ کر جائیگا حضرت کی طرف
مظہر شانِ خدا سے ہو گیا محوِ جمال
عشقِ احمد میں یہا تنک حال میرا غیر ہو
طالبانِ دیدِ حق پر وہ گذرتی ہے کہ بس
فقر و فاقہ سے جنہیں رغبت نہ ہوئی ہی عشق میں

عجز سے میں کیون نہ دیکھون چشمِ شفقت کیطرف
رحمتِ رحمٰن لیجائیگی جنت کی طرف
اک نظر بھی جسنے دیکھا انکی صورت کی طرف
خلق سے دیکھا نہ جائے میری حالت کی طرف
اے عالم دیکھتا ہے انکی ہمت کی طرف
مفت بھی ملجائے تو دیکھین نہ دولت کیطرف

جب ارادہ کر لیا دل مین مدینہ پاک کا
پہنچے جی جائینگے رضوان پھر تو جنت کیطرف

ردیف قاف

آنکھ مین اشک لب پہ آہ دل مین ہے سوزِ نہاں عشق
خواہشِ حسن دید مین ذات نے جب نمود کی
کوئی نہوگا معترض لاکھ کیا کرون قضا
جذبۂ صدق کی خبر صورت یار سے ملی
اسکا ظہور ہے فنا اور مآل ہے بقا
مظہرِ حسن نورِ ذات ہے جو محیط خلق مین
کیف رہا تمام شب لذتِ دردِ ہجر مین

عاشقِ نا صبور سے چھپ سکیگا راز عشق
پہلا وجود یار تہا صورت پاکباز عشق
ایک بہی ہوگئی ادا دل سے اگر نماز عشق
ہمکو ہوا تو یون ہوا خلق مین امتیاز عشق
خوب نوا [illegible] سے ہو گیا امتیاز عشق
پھیلا ہوا ہے چار سو سلسلۂ دراز عشق
نالۂ جانفزا بنا نغمۂ دل کا ساز عشق

آپ ہی اپنے نور پہ روزِ ازل سے ہو فدا
حسن کہیں حسیں کہیں واہ رے فرِّ عشق

رخشاں خیالِ یار میں مست ہے لیے بیٹھی ہوئی
خوب تو راہِ شوق میں تو نے اٹھائے نازِ عشق

ردیف کاف

محبت کیا دکھائیگی جنونِ فتنہ ساماں تک
کہ میرا ہاتھ پہنچا تا ہے بڑھ بڑھکر گریباں تک

چھپایا میری آنکھوں کو حجابوں کے تحیّر سے
کبھی وہ دیسے درپردہ ہوائے چشمِ حیراں تک

دیارِ ہند سے جوشِ جنوں میں آبلہ پائی
مزہ جب ہے کہ پہنچا دے مدینہ کی بیاباں تک

مزیّن ہو زباں احباب کی ذکرِ محمدؐ سے
جنازہ اسطرح جائے میرا گورِ غریباں تک

مجھے فرقت میں عشقِ آنبیؐ سے مدعا یہ ہے
رسائی چاہتا ہوں بیکسی میں قصرِ عرفاں تک

مدینے کے بیاباں کا عجب پر لطف منظر ہے
ملا ہے سلسلہ جسکا فضائے باغِ رضواں تک

جو اسکو پاس تسلیم نزول کہیے تو بہتر ہے
حقیقت میں اسی قابل ہے انکی درگاہ تک

جلاتا کیوں نہیں ہے سوزِ الفت میری ہستی کو
اثر کیوں آگے رکتا ہے یارب آہِ سوزاں تک

وہاں لپٹینگی لاکھوں مضطرب حسرت کے دامن سے
یہاں پہنچا ہے اک دستِ طلب ہوکے داماں تک

سلاطینِ جہاں کیونکر نہ خادم ہوں اُس در کے
تمنا جسکی دربانی کی رکھتے تھے سلیماں تک

ہم فرقت میں رونیکا مزہ اسوقت آئیگا
کہ دل بہہ بہہ کے آجائے ہماری چشمِ گریاں تک

الٰہی اسقدر جوشِ تجسس دے میرے دلکو
پڑہوں میں اور بھی آگے جو پہنچوں حدِ امکاں تک

نشانِ عشق کے مٹنا سے فنا کردو فنا کردو
مسیحا بنکے آتا ہو مریضِ دردِ ہجراں تک

تمنائے وصالِ حق میں ہم تو لٹ گئے رخشاں
اجل کا ہاتھ کیا پہنچا اسطاعِ دردِ ہجراں تک

خدا را رنگ عرفان سے میرے پیارے رسول اللہ
فنا ہو کر بقا کا لطف حاصل ہو شہ ذیجاہ
ذرا رنگ دے ذرا رنگ دے حیدریا آرزو دارم
میں کھاؤں تیرے نعلین کی ٹھوکریا آرزو دارم

تمنا ہے کہیں رخشاں ہوا ہے پیر مرشد کے
اڑے سر سے غفلت کی چادریا آرزو دارم

جو تمہاری رضا ہے خدا کی قسم
ہاں وہی مدعا ہے خدا کی قسم

تو وہ بدر الدجیٰ ہے خدا کی قسم
جس کی سب میں ضیا ہے خدا کی قسم

جو محمد کو بھولا نہیں ایکدم
بس اسی کا خدا ہے خدا کی قسم

دل ہمارا ساز وحدت کی آواز ہے
تو ہی تو بولتا ہے خدا کی قسم

دشمنوں پر بھی ہوتے ہیں لطف و کرم
ختم تم پر وفا ہے خدا کی قسم

عمر جاوید بخشی مٹا کر ہمیں
خوب کشتہ جفا ہے خدا کی قسم

ہو چکا ایک جھونکے میں بیمار نسم
یہ دہن کی ہوا ہے خدا کی قسم

ہم کو مٹنے کی تاکید ہے دمبدم
کیا انوکھی ادا ہے خدا کی قسم

آپ جلوہ دکھا کر کے چھپتے رہیں
ہاں اسی میں مزہ ہے خدا کی قسم

میرے دل کی لگی بجھ نہ جائے کہیں
سوز ہی میں مزا ہے خدا کی قسم

آپ کی یاد بڑھتی رہے یا نبی
بس یہی التجا ہے خدا کی قسم

اُس کو ہر شے میں رخشاں نہ دیکھا اگر
تو تمہاری خطا ہے خدا کی قسم

غزل فارسی

اے خوشا وقتے کہ من آن صورت پیدا کنم
این متاع ہستیم نظر شہ والا کنم

پیش گامانِ رو و جانِ حزین بہر نثار
کاش ہنگام کہ رو من جانب بطحا کنم

از درِ فیضت روم خالی نہ ائے بہر کرم
مش تو وقتِ کہ دامان تمنا وا کنم

عمر گشت و در دلم آئی نہ تسکین تو دہی
خود بگو من چون علاجِ دردِ دل پیدا کنم

مدتے بنشستہ گشتہ این ارمانِ دل آویختہ
زیر خاکِ پائے تو ما وا کنم ملجا کنم

نیستم ار باشدم فرطِ بیقراری پردہ در
جان باشد در تنم ہان من چہ واویلا کنم

در فراقش خاطرم خواہد کہ اے رخشان مدام
چشم طوفان خیز گریان سازم و دریا کنم

محبوبیت کی تم میں ہے شان غوث الاعظم رض
کرتا ہے پیار تمکو رحمٰن غوث الاعظم رض

جسنے کہ تمکو دیکھا دیکھا حبیبِ حق کو
کیا شان ہے تمہاری قربان غوث الاعظم رض

نفسِ لعین سے ہیں ہم جنگ و جدال ٹھہرے
رہجائے میرے انہون میدان غوث الاعظم رض

اے دستگیر میرے میری مدد کو پہنچو
شیطان چھینتا ہے ایمان غوث الاعظم رض

جبتک نہ تم ملوگے پورا کبھی نہ ہوگا
ہے جو ہمارے دلکا ارمان غوث الاعظم رض

دیجئے وہ جام وحدت پیتے ہی جسکے حضرت
ہو ماسوا سے ہمکو نسیان غوث الاعظم رض

وہی کہا زبان سے جو تھا کلام حق میں
کیسا بیان حق ہے قربان غوث الاعظم رض

جبتک نہ اوسنے ملی قرب خدا نہ ہوگا
ہیں قصر معرفت کے دربان غوث الاعظم رض

بغداد چلکے رخشان مہمانِ حق بنو تم
مہمان کبریا ہے مہمان غوث الاعظم رض

ردیف نون

کون وہ شے ہے کہ جسمیں آپکا جلوہ نہیں
کونسی وہ آنکھ ہے جسنے تمہیں دیکھا نہیں

کون وہ سر ہے کہ جسمین آپکا سودا نہین
کون وہ دل ہے کہ جو سرکار کا شیدا نہین

ایسے دل ناشاد مجھا تلاش یار مین
طالبوں کو جان جانیکی کوئی پروا نہین

قدِ بے سایہ سراپا نور وحدت ہین حضور
پا ہی ہمنے تو کوئی ایسا دیکھا نہین

بیکسی مین دے رہے ہین میرے اعضا تک جواب
کیسی مشکل ہے کہ مشکل مین کوئی میرا نہین

دشمنون پر بھی نوازش کی نظر رکھتا ہے تو
یا خدا ابرِ کرم تیرا کہان برسا نہین

اضطرابی ہے یہان ذرات شوقِ دید مین
انکو پروسی سے غرض ہے میری کچھ پروا نہین

دل مین فرطِ شوق سے صلِ علیٰ کا شور ہے
نام حضرت کا ابھی لب تک میرے آیا نہین

دیکھنا منظور تھا جسکو حقیقت مین یہان
کچھ یہ دیکھا زندگی مین گر اُسے دیکھا نہین

کسطرح تسکین ہو رخشان دلِ بیتاب کو
خواب مین بھی تو میسر جلوہ مولا نہین

دنیا کا عیش چھوڑ کے ذکرِ خدا کرون
اے نفس تیرے واسطے مشقِ جفا کرون

ذرات اپنے جرم پہ روتا ہون زاہدو
سامان مغفرت کے لئے اور کیا کرون

خود خالقِ ازل ہے ثنا خوانِ مصطفےٰ
مین کیا ہون جو ثنائے شفیع الوریٰ کرون

مت مٹکے دردِ عشقِ محمدؐ ملا مجھے
یہ وہ مرض نہین ہے کہ جسکی دوا کرون

میدان حشر کا ہے ادہر وقت باز پرس
فرمائین گر حضور تو کچھ التجا کرون

افزون ہو جس سے دردِ غمِ عشقِ مصطفےٰ
مین گر دوا کرون تو یہان یہ دوا کرون

رخشان خدا کرے جو مجھے قادر الکلام
ذرات پھر تو نعتِ محمدؐ لکھا کرون

محمدؐ سے جو دل لگانے چلے ہین
خدا کو وہ اپنا بنانے چلے ہین

گنہگارِ حق کو فرشتے خدا کے
درِ مصطفےٰ پر بلانے چلے ہین

ہنسی نے لگایا ہے ار سترہ سے انکو
خدا پاس جو بے ٹھکانے چلے ہین

تجھے لیکے اے دل در مصطفیٰ پر … طریقِ محبت سکھانے چلے ہین

وہان جا کے شاہون کا کیا حال ہوگا … یہان چھوڑ کر جو خزانے چلے ہین

میرے آہ پالے رسولِ خدا کو … میری کل حقیقت سنانے چلے ہین

طلب جنکو دل سے خدا کی ہوئی ہے … محمد پہ دل کو مٹانے چلے ہین

نبی کی محبت مین جوگی بنے گی … مدینہ مین دھونی رمانے چلے ہین

رہِ حق پہ ہر وقت دنیا مین رخشان
چلایا ہے جیسا خدا نے چلے ہین

ہم شب و روز تیرا نام لیا کرتے ہین … اس زبان سے یہی اک کام لیا کرتے ہین

جو رہ عشق محمد مین فنا ہوتے ہین … عمر جاوید کا پیغام لیا کرتے ہین

کافرو دیکھ لو زوار حرم کا رتبہ … اپنے سر پر قدم اصنام لیا کرتی ہین

اہل اسلام کو ہے کلمۂ حق ہی کافی … وہ کہین ہاتھ مین صمصام لیا کرتے ہین

ہم شب ہجر مین دامان خیال حضرت … دل بہلنے کے لئے تھام لیا کرتے ہین

کثرتِ ضعف سے آتا ہے کہین غش ہمکو … توشہ ہر دوسرا نام لیا کرتے ہین

شوقِ یثرب کا جہان حد سے سوا ہوتا ہے … پھر کہین راہ مین آرام لیا کرتے ہین

جو پہونچتے ہین زیارت کو تیرے روضے کی … باغ فردوس مین آرام لیا کرتے ہین

جسکے باعث سے لحد ہوگی ہماری رخشان
رات دن ہم بھی تیرا نام لیا کرتے ہین

ہر شکل مین آپکے جلوے ہین عالم کے تجلی خانو نمین … ساقی نے ازل ہی بھر دی ہے وحدت کی ہے پیمانو نمین

بنیا سے صمد افعل قل کی سنی تو قل ہو اللہ سب نے پڑھی … توحید خدا کا شور اٹھا رندو نسے یہان میخانو نمین

جب ذات نبی مین دیکھ لئے اللہ کی وحدت کے جلوے … بت ہیبت حق سے اوندھے ہے گر سب عالم کے بتخانو نمین

نیرنگی وحدت کی ہیکر جب جوش ہوا یکرنگی کا … رندو نکو یون جا کر رند بنا مستانے لگا مستانو نمین

پڑتی ہے ضیائے نور نبی دلسوز ہوتی شمع کبھی
وحشت کی امنگو نمیں وحشی حب حق سے باتیں کرتی ہیں
دن رات پینے کی باتیں ہیں عشرت کے ترانے گاتی ہیں

جاں سوزی الفت کی ہر دم ہٹتی نہ کبھی پروانوں میں
تو طور کا عالم ہوتا ہے دیوانوں پیرو ویرانوں میں
کیا خوب گذرتی ہے اپنی اے یار تیرے دیوانوں میں

آنکھوں میں ضیائے نور نبی اور دل میں حقیقت ہے اسکی
اک ذات کے جلوے ہیں رخشاں ہستی کے دو کاشانوں میں

جو بیمار عشق نبی کے نہیں ہیں
مجھے عشق سے منع کرتا ہے زاہد
بنیت بہر خالق طلب بہر جنت
دُرِ رازِ مخفی ملے کسطرح سے
بجز رب ارنی کے طالب تمہارے
پسند آئی ہے لن ترانی تمہاری
کہاں لیکے آیا ہے مستوں کو واعظ

حقیقت تو یہہ ہے کہ اچھے نہیں ہیں
کرشمے ابھی اسکے دیکھے نہیں ہیں
نمازوں کے یہہ تو طریقے نہیں ہیں
ابھی بحر الفت میں ڈوبے نہیں ہیں
سخن دوسرے منہ پہ لاتے نہیں ہیں
کسی اور کی بات سنتے نہیں ہیں
جہاں عشق و الفت کے چرچے نہیں ہیں

سوا آل احمد کہ دنیا میں رخشاں
کوئی اور غمخوار اپنے نہیں ہیں

عشق احمد کا اگر دل میں اثر کچھہ بھی نہیں
جسطرف آنکھ اٹھے آپکا جلوہ دیکھے
چارہ گر الفت محبوب الہی کا مزہ
غم محبوب سلامت رہے میرے دل میں
جب ہی رونا کہ میرا دامن عصیان دہلجائے
غلبۂ شوق زیارت نے کچھہ ایسا کھویا
جب رہ دنیا میں چلنے کا نتیجہ دیکھو تو دین

پھر یہ کیا ہے کہ مجھے اپنی خبر کچھہ بھی نہیں
جسمیں یہ بات نہو ایسی نظر کچھہ بھی نہیں
گر ترقی پہ نہو درد جگر کچھہ بھی نہیں
روسیاہی کا مجھے اپنی خطر کچھہ بھی نہیں
خالی رونا تو ترا دیدۂ تر کچھہ بھی نہیں
گم ہوں اتنا کہ مجھے اپنی خبر کچھہ بھی نہیں
نفس کہتا ہے مزا جانیکا ادہر کچھہ بھی نہیں

میرے مولا مجھی طیبہ سے بہہ دیتے ہین صدا　　وہین سب کچھہ ہے یہ کہتا ہے جدھر کچھہ بھی نہین

نعت گوئی کا عنایت ہو ہنر رخشان کو
یا رسول عربی اس مین ہنر کچھہ بھی نہین

دیوانگی سے رغبت کیون ہو نہ عاشقی مین
کیا کام بنگیا ہے اس عشق و عاشقی مین
تو جسکو چاہتا ہے چاہینگے ہم اُسیکو
یا ورنہو تو زاہد خود منزل دیکھہ لیجئے
خود انکی رحمتون نے تسکین دی ہے اگر
اظہار ہو گیا جب اصل وجود ہستی
بیہوشیان نفین ہین بدہوش ہستیون مین

ہوتا ہے وصل خالق ہر وقت بیخودی مین
پایا خدا کو ہمنے حضرت کی دوستی مین
ہمیں تیری رضا ہے راضی ہین ہم اسی مین
دونون جہان کے جلوہ مین ذات آدمی مین
جب دلسے آہ کی ہے ہالہ بنے بیکسی مین
ناکامیں کہان کی پھر خواہش دلی مین
ہر دم خدا سے باتین کرتے ہین بیخودی مین

سو سال کی عبادت حاصل ہوا سکو رخشان
حاضر رہا ادب سے جو بزم مرشدی مین

وہ سید ہین خدا پرا اور محبوب خدا ہی ہین
ولی کبریا ہی ہین اخی مصطفےٰ ہی ہین
یہ رتبہ سارے نبیون سے نرالا ہے محمدؐ کا
حقیقت مصطفےٰ کی کوئی کیا جانے خدا جانے
تجلی ذات واحد کی ہوئی ظاہر محمدؐ سے
زہے قسمت گنہگار و معاون روز محشر کے

اُسی کے چاہنے والے اُسی کے دلربا ہی ہین
ہمارے پیشوا بھی ہین علی مشکل کشا ہی ہین
یہان بھی رہنما ہین حامی روز جزا بھی ہین
بشر تو ہین مگر خیر البشر سے وہ جدا ہی ہین
وہی نور خدا ہی ہین وہی اصلی ضیا ہی ہین
محمد مصطفےٰ ہی ہین شہید کربلا ہی ہین

وہی مہر درخشان ہین وہی ماہ منور ہین
لقب شمس الضحیٰ ہے بدر الدجےٰ بھی ہین

تنزعینہ نبی کے سایہ تخت و تاج والو ہین　　کہ ہو نہیں فاطمہ زہرہ کے نونہالون مین

نہ کھینچ سکیگا کسی سے وہ نقشہ وحدت
عیان ہیں معنیٔ قرآن زلفِ حضرت سے
تلاشِ یار مین ہے شوقِ جستجو باقی
اگر ہے چشمِ خدا بین تو دیکھ لے غافل
ستم سے باز نہ آئے جو کافرِ کمہ
تلطفاتِ حبیبی پہ مٹ رہون دلسے
وہ اک ذات ہے بعد از خدا محمد کی
بقا جو چاہے تو ہستی کو تو فنا کر دے

جو کھینچ گیا ہے مرقعہ مرے خیالون مین
لکھی ہے کلک سورۂ و اللیل انکے بالون مین
کسی کے کہنے مین آنا نہ پڑنا جالون مین
ظہورِ حق نظر آتا ہے خوش جمالون مین
ہوا ورودِ سعادت مدینہ والون مین
میرا وصال نمونہ رہے وصالون مین
نظیر جسکا نہین کوئی بے مثالون مین
کمالِ عشق یہی تو ہے سب کمالون مین

ضیائے مظہرِ ذات و صفات ہے رخشان
جمالِ سرورِ عالم ہے وہ جمالون مین

ہو گئے جب بنی ہے ترے میخانہ مین
مراقبہ دلِ مومن مین جگہ کیون کرے
دل مین جز حبِ نبی کچھ نہ رہے یا اللہ
وجد مین کعبۂ مقصد جو رہے پیشِ نظر
تیرے قربان میرے ساقیٔ وحدت ابتو
ہائے کب رازِ نہان تجھسے خبردار ہوا

بھر دے اے ساقیٔ وحدت میرے پیمانہ مین
ذکرِ محبوبِ خدا ہے میرے افسانہ مین
غیر کا دخل تہو یار کے کاشانہ مین
فرض سب سر سے اُتر جائینگے مستانہ مین
جوشِ مستی کی عطا ہو میرے پیمانہ مین
ہوش باقی نہ رہے جب تیرے دیوانہ مین

فضلِ خالق سے میرے دل مین نہان ہے رخشان
وہ جو موجود ہے آبادی و ویرانہ مین

وہ بیخودی ہو الفتِ پروردگار مین
ایک یہ جوشش ہے تمنائے وصل دوست
دنیا سے ادر وہ عدہ لا تقنطوا کا فیض

ٹھہرے نہ بارِ غیر دلِ بیقرار مین
تارِ نفس پہ ہاتھ پڑینگے بہار مین
کیا خوب مین ہین رحمتِ پروردگار مین

سائل ہین بادشاہ گدائے رسول سے
وہ کچھ دیا ہے دامن امیدوار مین

عاجز نواز ہے شہ والا کی ذات پاک
گذرے تمام عمر میری انکسار مین

اللہ رے ضیائے جمال محمدی
روشن ہے شمع طور دل داغدار مین

وارفتۂ ازل ہون اسی ذات پاک کا
جسکی تجلیان ہین عرب کے دیار مین

اپنا وجود دیکھو کے حقیقت کو پالیا
اکسیر کا خواص ہے ہر خاکسار مین

ہجر رسول مین ہوئین انکھین جو خونفشان
یاقوت جڑ دئے مژۂ اشکبار مین

مکے سے پاپیادہ مدینہ کو چلدئے
وحشی حضور کے خلش لطف خار مین

شیخ حرم نہ پوچھ سبب اضطراب کا
یعنی میرے گناہ نہین ہین شمار مین

عشق نبی مین خرمن ہستی ہوے نشان
پیدا ہو وہ تپش نفس شعلہ بار مین

فرزانگی کی روح ہے دیوانگی میری
ہر دم ہے یاد حق دل ناکردہ کار مین

مست خیال ساقی کوثر مین دیکھئے
دیکہا نہ ہو جو کیف کسی بادہ خوار مین

رخشان میری نجات کی صورت اسی مین ہے
رکھون غم حسین دل سوگوار مین

بولے کہ مضطرب نہو سوز نہان کو کیا کرون
کہتے ہین راز دل نہ کہہ آہ و فغان کو کیا کرون

ہے جو میرے وجود مین مظہر این و آن تو کیا
مجکو غرض ہے ایک سے دو جہان کو کیا کرون

مست مئے الست سے ذکر نعیم زاہدو
مجھکو خدا پسند ہے حور و جنان کو کیا کرون

آئینۂ صفات مین صورت یار دیکھکر
دل میرا اٹہ گیا حسن بتان کو کیا کرون

رخشان وفور عشق مین صبر و سکون حرام ہے
مین ہون جفاکش الم امن و امان کو کیا کرون

یون کہا راز حقیقت حسرت دیدار مین
ہو عیان کثرت مین وحدت حسرت دیدار مین

میری ہستی کچھ نہین ہے میرا عدم کچھ بھی نہین
پائی کثرت مین بھی وحدت حسرت دیدار مین

گوشۂ خلوت ہی راہِ منزلِ عرفان ہے
خضر کی ہمکو ضرورت حسرتِ دیدار میں

انکو ہستی بھی ہوئی جاتی ہے اک بارِ گراں
ہو گئی کیا میری حالت حسرتِ دیدار میں

عالمِ الفت میں جو بیخود ہوا ہوشیار ہے
ہمپہ روشن ہے یہ حالت حسرتِ دیدار میں

ہو کے بیخود بھی رہے با ہمہ تہ حکم یار سے
کب چھٹی راہِ شریعت حسرتِ دیدار میں

نامِ ہستی سے گذر جانیکا رکھا ہے وصال
یہ کھلی ہمپر حقیقت حسرتِ دیدار میں

جسقدر وہ کہتا ہے دل اتنا ہی آتا ہے مزہ
عین راحت ہے مصیبت حسرتِ دیدار میں

انکو رخشان دلکے ٹکڑوں پر گذر ہونے لگی
ہو گئی یا ان تک قناعت حسرتِ دیدار میں

جان دے کے محبت کے خریدار ہمیں ہیں
مٹنے کو رہِ عشق میں طیار ہمیں ہیں

بیمارِ محبت شہِ ابرار ہمیں ہیں
ڈھونڈھیگی جنہیں رحمتِ غفار ہمیں ہیں

خالق نے بنایا ہے ہمیں نورِ نبی سے
اظہارِ حقیقت شہِ ابرار ہمیں ہیں

دیکھا تو تیری ذات کا پرتو ہے ہمیں میں
سمجھے تو ہر اک طرح سے غمخوار ہمیں ہیں

جس سے کوئی دنیا میں بھلائی نہیں ہوتی
توبہ مرے مولا وہ گنہگار ہمیں ہیں

ہو لے ہوئے بیٹھے ہیں گناہ کر کے کرم پر
ایسے تیرے بندوں میں خطاوار ہمیں ہیں

جسکے لئے بھیجے گئے محبوب خدا کے
وہ امتِ مرحوم گنہگار ہمیں ہیں

جب چشمِ حقیقت سے لیا کام تو رخشان
دیکھا تو ہر اک جا پہ نمودار ہمیں ہیں

مناقب تاج الاولیا

کیجئے مجھپر کرم مولا نظام الدین رح حسین
یادِ حق ہو دمبدم مولا نظام الدین رح حسین

عشق میں جو کچھ ملا ہے آپ ہی کے سرکار سے
کم نہو وہ دردِ غم مولا نظام الدین رح حسین

راہِ عرفان طے کرو [illegible]
مصطفےٰ شاہِ امم مولا [illegible]

خاک ہو کر بھی رہے راہِ طلب میں جانثار
آپکے زیرِ قدم ہو مولا نظام الدین رح حسین

دلسے ہردم چاہئے ذکر محمد بشمار | رات دن الجبار ہے تسبیح کے دانہ میں کون

کہہ رہا ہے سب سے رخشان ساقی روز ازل
چاہتا ہے بیخودی کی دل کے پیمانہ میں کون

غلام حضرت حسنین ذی وقار ہوں مین
مرا ہون عشق حقیقی مین موت سے پہلے
لحد مین بعد فنا چین آئیگا مجھکو
ملی ہے مجھکو بقا ذات مین فنا ہو کر
یہہ ہی ہے عفو خطا کی سبیل محشر مین
نثار ہونیکو حاضر مین جسپہ خضر و مسیح
مدینہ جاتا ہوں تیرے کرم کے جھونکونسے
ہزار غلبۂ الفت سے بیخودی ہے مجھے

حضور سرور عالم کی یادگار ہون مین
اسی سبب سے زمانہ مین بے قرار ہون مین
فراق سرور عالم مین بیقرار ہوں میں
خزان کا دخل نہو جس مین وہ بہار ہوں میں
گناہ کرکے ندامت سے اشکبار ہوں میں
اسی خدا کے پیارے کا جانثار ہوں مین
ہوائے شوق مین اُڑتا ہوا غبار ہوں مین
گر حضور پہ بیٹکو ہوشیار ہوں مین

کفیل روز جزا ہوں گے سرور عالم
گناہ کرکے بھی رخشان امیدوار ہون مین

ردیف واؤ

اپنی امت کو چاہتا ہے تو
خلوت خاص مین گیا ہے تو
ورع عصیان سے دے رہین بھی نجات
جو جو دیکو مٹا چکا دل سے
جو ملا بیخبے وہ خدا سے ملا

وہ نبی شاہ انبیا ہے تو
حق سے بے پردہ مل لیا ہے تو
ہان ہراک درد کی دوا ہے تو
اسکو بے شبہ مل گیا ہے تو
کیوں نہو نائب خدا ہے تو

جو ہین باطن کے دیکھنے والے
انکی نظروں مین برملا ہے تو

تو ملا تو ملا مجھے سب کچھ
بس میرے دل کا مدعا ہے تو

حسنِ معشوق مین دہر آگیا ہے
دل لبہانے کو چھپ رہا ہے تو

نام لیلے کے تیرا جیتے ہین
ہم غریبون کا آسرا ہے تو

تیرے قبضہ مین ہے حیات و ممات
تو جلاتا ہے مارتا ہے تو

نہ ملا کہہ تجھکو ڈہونڈہ چکے
پھر جو دیکھا تو جا بجا ہے تو

جسکو دیکھا خدا کو دیکھ لیا
حق تو یہ ہے کہ حق نما ہے تو

اسکو محشر کا خوف کیونکر ہو
جبکہ رخشاں کا رہنما ہے تو

خودی سے تعشق ہوا جب خدا کو
تو خود بنکے دیکھا نہ دوسرا کو

فرشتہ شانے ہین اپنی جبین سے
یہ رتبہ ملا آپکے نقش پا کو

طوافِ ملائک نے دیکھو تو زاہد
بنایا ہے کعبہ درِ مصطفےٰ کو

یہاں عشق مین بھی ہے جوشش توکل
نہ کھولا کسی دن لبِ التجا کو

کیا سب یہ ظاہر زبان بنکے چپ نے
محبت کچھ چھپایا دلی مدعا کو

لے دل تو یادِ محمد کا مسکن
ملے آنکھ تجھے دیدِ خیر الورا کو

گہہ آہ بر لب گہہ چشم گریان
موافق بنایا ہے آب و ہوا کو

اسی سے ملا ہے ہمین نور ایمان
دیا ہے خدا نے یہ جوہر حیا کو

نہ دی جان جو عشقِ حضرت مین عثمان
تو کیا منہ دکھاؤ گے سب مین خدا کو

ہر جگہ اک نئی شکل مین موجود ہے تو
زینتِ کعبہ ہے تو بدنق مسجود ہے تو

لے طلب و طلب نونی کرتا ہے عطا
صاحبِ بذل و سخا و کرم و جود ہے تو

ذات اور ذات کے انوار کا مظہر تو ہے
اپنا مطلوب ہے تو مقصد و مقصود ہے تو

دنیا کی خوشی کی خواہش ہے عقبےٰ کے مضامین غالب ہین
حسنینؑ کا صدقہ یا مولا عرضی یہ میری دو صاد کرو
اے شاہِ نجف کوثر کے دھنی یہ جود و عطا اللہ غنی
قاتل کو بلا کر اپنے قرین خوش ہو کہ کہا آزاد کرو
جسنے کہ کیا ہے وعدہ وہان وہ روز بھی دیگا سبکو یہان
کیا سوجھی ہے اے اہلِ جہان کہ خود سبکو برباد کرو

دنیا کے مظالم کی رنجشان عرضی جو گئی پیش یزدان
تو حکم ہوا مولا ہے وہان ہو داد طلب فریاد کرو

خوش ہو کہ حلیمہ لیکو چلین مکّے سے اللہ والے کو
سردار عرب محبوب خدا اس امت کے رکھوالے کو
آغوش حلیمہ مین حضرت آئے تو ملائک کہتے تھے
کیا ماہ رُخ سجتی ہے رونق دیکھو تو زمین پر ہالے کو
کیا تھی وہ سعدیہ کی قسمت کیا بخت حلیمہ نے پایا
ہر وقت لگایا سینے سے بچپن مین اللہ والے کو
دیکھے جو نئے سامانِ طرب ہر ایک نے پوچھا اسکا سبب
تو بولین حلیمہؓ لائی ہون مکہ سے برکت والے کو
یہ خلقِ خدا کا وارث ہے یہ جز و کل کا مالک ہے
یہ دیگا تشفی دنیا مین ہر رنج و مصیبت والے کو
بچپن مین جسے بھی دیکھ لیا بے ہوش کیا اے صلّ علیٰ
کیا حشم عطا کی تھی حق نے اس وحدت کے متوالے کو

ہمکو بھی ہوا ہے یہ ارمان صدقہ مین حلیمہؓ کے رخشان

دکھلائے خدا روبا مین یہان اس امت کے رکھوالے کو

جسم و جان لاالہٰ اللہ ÷
حق سے ملنے کی گر تمنا ہے
تجھسے سن سنکر دل بھی کہتا ہی
من تو کو تو لی مٹاویگا ÷
لا کہہ بر دون مین جو سمان ائے

عزو شان لاالہٰ اللہ ÷
کر بیان لاالہٰ اللہ ÷
ائے زبان لاالہٰ اللہ ÷
بے گمان لاالہٰ اللہ ÷
کر عیان لاالہٰ اللہ ÷

صدق دل سے کیا کرو رخشان
تم بیان لاالہ اللہ

جلوۂ طور کا ہوگا جو نظارہ ہمکو
منزل عشق مین ہوتی ہے جدھر راہ نواب
مثل عسم آئینۂ جلوۂ جانانہ بنے
ڈگمگانے ہین قدم راہ طلب مین جس جا
آپ کے نور نظر پر جو فدا ہو جائیں
خاک مین مل کے کبھی لاش نہو گی برباد
شوق دیدار بنی ضعف پہ غالب ہو جائے
حور پہ آنکھ نہ ڈالینگے کبھی جنت مین

پہر کبھی ہوش نہ آئیگا دوبارا ہمکو
چشم رحمت وہین کرتی ہے اشارا ہمکو
حضرت عشق نے اچھا تو سنوارا ہمکو
تھاسنا ہے وہین امت کا پیارا ہمکو
پہر تو سمجھیں گے نبی آنکھ کا تارا ہمکو
عشق کی موت اگر آپ نے مارا ہمکو
بیکسی مین یہ ہی کافی ہے سہارا ہمکو
وان بھی ملجائیگا محبوب ہمارا ہمکو

دل جو لذت کش ایذا نہین ہوتا رخشان
قلزم عشق کا ملتا نہ کنارا ہمکو ÷

علم شریعت علم طریقت سبکے سکھیا تم ہی تو ہو
قاسم کوثر مالک جنت حق سے ملیا تم ہی تو ہو
وہ بچارہ دکھا مرنے گے قبر مین جو تو وارے کہہ دیگا حضور ہمکو

نوٹ یہ غزل ردیف ہے کی (ہ) غلطی سے ردیف واو مین درج ہوگی ہے

میں جان گیا پہچان گیا میرے دل کے لو یا تمہیں تو ہو

کہتے ہیں جسے سب عشق خدا وہ اک دریا ہے شاہ ہدا
جو باندھ کے ہمت اس میں گرا وہ کے پار لگیا تمہیں تو ہو

جس گُر سے خدا ملتا ہے یہاں وہ بھید ہیں کیجئے مجھ سے بیان
اے ہادیٔ دین محبوب خدا اس گُر کے سکھیا تمہیں تو ہو

دریائے گناہ میں آن پھنسا رخشاں کو نکالو بہر خدا
ہر بیکس کی نیا کے شہا دو جگ میں کھویا تمہیں تو ہو

ردیف ہا

ہوئی عرش پہ سرکار سے گفتار در پردہ
خدا نے اپنی وحدت کا کیا اظہار در پردہ

نبوت کے حسد میں جان دی کفار مکہ نے
ہٹے تو کیا ہٹے سرکار پہ اغیار در پردہ

کسی دن خواب ہی میں آنکھ عصیان سے جھپکی
ہدایت کیجئے مجھکو شہ ابرار در پردہ

فنا فی الذات فرما کر بقا باللہ میں لانا
شاکر بھی بنا مالک میرا غمخوار در پردہ

تمنائے وصال حق اسی صورت میں پنہاں ہے
کریگا مشکلیں آسان غم دشوار در پردہ

مظاہر سے وقوف خاص دیکر اپنے طالب کو
ہر اک شئے میں دکھایا یار نے دیدار در پردہ

ہماری نعت گوئی کی حقیقت ہے تو اتنی ہے
کیا اشعار میں رنج و الم اظہار در پردہ

حقیقت حال لکھکر نعت کے پردے میں اے رخشاں
کروانسے تمنائے دلی اظہار در پردہ

پلا کر بادۂ حب نبی سے بھر کے پیمانہ
میں صدقہ ساقیٔ وحدت بنا وہ خود ہے بیگانہ

چلا جب جوش میں شوق زیارت میں مدینہ کو
پسند آیا خدا کو ہی میرا انداز مستانہ

کثرت میں بھی وحدت کا اظہار ہو مظہر سے
دے وہ مئی لاثانی اے مالک میخانہ

وہ جوش بھری پلوا جو فرطِ محبت میں
کھو دے غمِ پنہانی اے مالک میخانہ

دے دُردِ محبت کی ساقی مرے پیمانے میں
کر اتنی مہربانی اے مالک میخانہ

ہاں تک نئی وحدت سے یہ کاسۂ دل بھر دو
ہونے لگے طغیانی اے مالک میخانہ

اے پیارے محی الدین بے کیف نہ رکھ مجھکو
ہوتی ہے پریشانی اے مالک میخانہ

یہ خدمتِ میخانہ زمستان کو عنایت ہو
پینا رہے من مانی اے مالک میخانہ

دلی مدعا تاجدارِ مدینہ
نہیں ہوش ما تاجدارِ مدینہ

مرادیں بھرے دل کی پوری کریگو
نہ دوسرا تاجدارِ مدینہ

اٹھا دل سے پردہ دوئی کا تو دیکھا
ظہورِ خدا تاجدارِ مدینہ

ہمیں اک چشمِ کرم سے تمہاری
خدا مل گیا تاجدارِ مدینہ

خودی کو مٹا دو خدا سے ملا دو
میرے پیشوا تاجدارِ مدینہ

محبت بھری چشم سے کوئی ساغر
میرے ساقیا تاجدارِ مدینہ

تمنا ہے خلدِ بریں دیکھنے کی
مدینہ بلا تاجدارِ مدینہ

تماشائے خدائی کا منظر ہے جس میں
وہ جلوہ دکھا تاجدارِ مدینہ

وہاں حشر میں سب سے پوچھیگا رضوان
کہاں ہے بسا تاجدارِ مدینہ

ردیف یا

بتا اے دو عالم اگر ہے سو تو ہے
حقیقت میں کن کی خبر ہے سو تو ہے

تجھے پا کے بے خوف جیتا ہوں بالک — تیری ہستی بے خبر ہے سو تو ہے

یہاں جنگلی پھلی ہیں کثرت سے شاخیں — وہ نورِ خدا کا شجر ہے سو تو ہے

فراقِ محمد میں وہ بیکلی ہو — کہیں سبکی تقتہ جگر ہے سو تو ہے

تیری ذات سے ہر جگہ دل لگی ہے — دو عالم میں وہ حق نظر ہے سو تو ہے

کھلی چشم حق میں تو جس سمت دیکھا — ادھر ہے سو تو ہے اُدھر ہے سو تو ہے

حقیقت محمد کی لکھتا ہے رخشان
جو مدحِ خیر البشر ہے سو تو ہے

کیسے الیاکرم کا اشارا نبی — کہ ہو ہستی ہمکو گنوارا نبی

لخت دل سے ہو غم کا گذارا نبی — یہ ہی جینے لگا ہے اِک سہارا نبی

یوں نہیں میرے جگر کے بھی ٹکڑے کرو — چاند جیسے کیا ہے دو پارا نبی

کسی حالت میں امت نہ بھولی گئی — کیسا پیارا ہے دیکھو ہمارا نبی

آپکا دھیان ہر وقت دل میں رہے — یہ ہی کافی ہے ہمکو سہارا نبی

دل مرا سوزِ فرقت سے جلتا رہے — نکلے ہر سانس بنکر شرارا نبی

آپکی ذات میں جو فنا ہو گیا — مر کے زندہ ہوا وہ دوبارا نبی

آپ رخشان کی امداد کو آگئے
منہ سے کہکر جو اسنے پکارا نبی

رموزِ حقیقت سکھا کملی والے — رہِ حق پہ ہمکو چلا کملی والے

وہ نورِ خدا پر ضیا کملی والے — دکھا جلوۂ حق نما کملی والے

عطا ہو ہمیں ہستی بے فنا — یہ ہی ہے دلی مدعا کملی والے

ہر اک شے میں اپنی حقیقت دکھا کر — من و تو کا جھگڑا مٹا کملی والے

جو دیکھا تھا موسیٰ نے وقت تجلّٰی — تمہیں تھے وہ نورِ خدا کملی والے

زلیخا کو بیتاب کس نے کیا تھا
جیئے کس کے ہاتھوں سے دنیا میں مردے
حقیقت تو یہ ہے کہ نیرنگیوں سے
مریضِ محبت کی یہ التجا ہے

وہ تھا کون یوسف لقا کملی والے
وہ تھا کون معجز نما کملی والے
تمہیں نے دکھائی ضیا کملی والے
رہے یہ مریض لا دوا کملی والے

خدا نے جو بخشی ہے رخشاں کو نعمت
اسے فضلِ حق ہے بڑا کملی والے

دلکو محوِ سیدِ ابرار رہنے دیجئے
بیخودی سے ہستئ بیمار رہنے دیجئے
میں ہوں فرقت آشنا ورنہ ہے انجامِ وصال
اپنے سے دور رہنا ہے اگر مدِ نظر
بھول جاؤں آپ کو یہ بیخودی اچھی نہیں
ضبط گر یہ چاہئے ہجرِ رسول اللہ میں
حضرتِ ناصح نہ کیجئے مجکو نظارہ سے منع
رنگ لائیگی میری حسرت نصیبی ایک دن
اے مسیحا زندگانی ہے میری عشقِ حبیب
رسول اللہ شبیہ پاک کا عاشق ہوں میں

میری آشفتگی سے مجھے بیزار رہنے دیجئے
بندۂ چشمِ طالب بیدار رہنے دیجئے
دین زوق لذتِ آزار رہنے دیجئے
دل گذرگاہِ خیالِ یار رہنے دیجئے
حال کچھ تو قابلِ اظہار رہنے دیجئے
لختِ دل وقفِ غمِ سرکار رہنے دیجئے
بندۂ لطفِ نگاہِ یار رہنے دیجئے
مجھکو مشتاقِ کشودِ کار رہنے دیجئے
جان نثارِ احمدِ مختار رہنے دیجئے
دل میرا گنجینۂ اسرار رہنے دیجئے

طے کرونگا سر کے بل رخشاں میں طیبہ کی زمین
آسمان کو در پئے آزار رہنے دیجئے

محمد کی صورت میں جلوہ دکھا دے
حجاب دوئی میرے دل سے اٹھا دے
جب چاہے برقِ تجلی سے یارب

درِ مصطفیٰ طورِ سینا بنا دے
مجھے میری اصلِ حقیقت دکھا دے
گرا کر جلا دے جلا کر جلا دے

رخشاں جو صحبت میں کچھ خواہش لذت ہے
نور رخ و صحبت میں دل وقف کیا چاہیے

پھر جنوں خیز مدینے سے بہار آئی ہے
لیکے پھر نکہت گیسوئے نگار آئی ہے

رہ رو عشق کسی حال میں مجبور نہیں
داغ میں قطرے نہاں جو شب تار آئی ہے

پھر دل زار کو پہلو میں سکوں مشکل ہے
پھر تصور میں وہی صورت یار آئی ہے

وہ مری ہستی موہوم میں مضمر نکلا
حسرت وصل جسے سب میں پکار آئی ہے

عشق میں یاس نے بیتاب کیا ہے مجھکو
عیب کوئی بات نظر وجہ قرار آئی ہے

جوشش وحشت میں الٰہی مرا دم رکتا ہے
کیا اجل توڑنے انفاس کے تار آئی ہے

داخل خلد ہوا روضۂ اقدس کے قریب
جسکے قبضہ میں زمیں پھر مزار آئی ہے

چیخ اٹھوں نہ جو غم ہجر میں کبھی
عرش والے یہ کہیں کس کی پکار آئی ہے

الدد جوش جنوں منزل مقصد نہ چھٹے
مژدہ شوق زیارت کی بہار آئی ہے

کیا کھولا راز حقیقت کے تصور نے مرے
سر منصور لئے سامنے دار آئی ہے

حسرت دید نبی حد سے جو گذری رخشاں
عرش پر جا کے محمد کو پکار آئی ہے

اپنی ہستی سے کنارے ہو گئے
تم پہ مٹ کر ہم تمہارے ہو گئے

اب ہمیں بھی دیکھ لینے دیجئے
بس کلیم اللہ نظارے ہو گئے

جب سہارا آپ نے ہمکو دیا
اور بھی ہم بے سہارے ہو گئے

جب دوئی کا درمیاں پردہ اٹھ گیا
دیکھ لینا تم ہمارے ہو گئے

پیار کرتا ہے ہمیں رب رحیم
جسم و جاں حضرت کے پیارے ہو گئے

ہمکو الفت میں ملے دونو جہاں
ہو نہ ہو انکو خسارے ہو گئے

انکو رخشاں سر جھکا تعظیم کو

چشم رحمت کے اشارے ہو گئے

پھیلی ہے رخِ حضرت کے سبب گلشن میں لالی پھولونکی
نیرنگی حق دکھلاتی ہے ہر نشان نرالی پھولونکی

ہم اپنی مستی سے مگر کیوں اصل حقیقت میں ہے تمکین
بلبل نے جب گل پر شکر اک شکل بنالی پھولونکی

غنچوں میں اُسی کی رنگت ہے ہر گل میں اُسی کی نکہت ہے
ہاں چشم حق بین سے مالی کر دیکھا بھالی پھولوں کی

حجاج درود دین پڑھتے ہوئے مکے سے مدینے کو جو چلے
مرغانِ چمن سب ساتھ ہوئے لیکے ڈالی پھولونکی

کیا وصف گلوں میں ہے بلبل پڑھ لے سید حضرت قبل
ملجائیگا تجکو جزو کل اری او متوالی پھولونکی

حیب عطر رسولِ حق نے سینے سے ملا تو فرمایا
عطار نے اپنے ہاتھوں سے کیا رونق کی پھولونکی

جو دل سے فدا ہونگے وہ چل روضہ پہ رسولِ برحق کے
کیا لیکے چلا ہے اے مالی اک چادر خالی پھولونکی

اوصافِ محمد میں رحمتاں اسطرح جیسے کھولو اپنی زبان
جسطرح سے جنگل حمد و ثنا کرتی ہے ڈالی پھولونکی

جو دور ہے وہ مجھے تصور میں قریں ہے
ناکامی تقدیر جو ہے یہی تو نہیں ہے

لایا ہے کعبے سے مجھے دیر میں زاہد
وہ گوہر مقصود یہی اس گھر میں کہیں ہے

اسم شافع محشر کی حمایت میں ہیں غمخوار
کیا غم ہے جو ابلیس لعیں پا بر سر کیں ہے

اعمال ہی بنجائیں گے سب جنت و دوزخ
عقبیٰ کی ہر ایک چیز میرے ساتھ یہیں ہے

اے راہ نما عزم سفر تجھسے کہوں کیا
درکار میرے واسطے یثرب کی زمیں ہے

نعمت ہے مجھے روضۂ انور کی زیارت
یہ عشق کی معراج ہے یہ عرش بریں ہے

دل وصل کے مژدہ سے کبھی شاد نہوگا
جبتک میرے سینے میں میری جان حزیں ہے

وابستہ رگ جاں سے ہے زنار محبت
اچھا ہوں جو صحت میری قسمت میں نہیں ہے

یہ فخر کہ مشتاق ہے ایک روح زمانہ
کیا ہدیہ ناچیز میری جانِ حزیں ہے

کیا راہ مدینہ میں میسر ہے مسرت
رکھتا ہوں جہاں پاؤں وہ فردوس بریں ہے

جو آپ کے قدموں پہ چلا خلد میں پہونچا
رفتار بنی جادۂ فردوس بریں ہے

دنیا کے مزہ سے مجھے نسبت نہیں رخشان
مین اسکا فدائی ہون کہ جو سرور دین ہے

محبوب خدا سارے حبیبون سے نرالے اے گیسون والے
فکر غم عقبیٰ سے میری جان چھوڑا لے اے گیسون والے
لولاک لما کا تیرے سر پر ہے رکھا تاج۔ اے صاحب معراج
عاصی ہون مزمل کی کملیا مین چھپا لے اے گیسون والے
یٰسین تیری شان مین نازل ہے پیارے اور واحد ولارے
اخلاص کی برکت سے مجھے اپنا بنا لے۔ اے گیسون والے
ہے انا فتحنا کا کمر مین تیری پٹکا۔ اے صورت طٰہٰ
مشتاق زیارت ہوں مدینہ مین بلا لے اے گیسوں والے
دل طالب دیدار خداوند جہاں ہے وہ تجھ مین نہاں ہے
پردیکو ذرا بسم کے چہرے سے ہٹا لے۔ اے گیسون والے
والشمس رخ پاک ہے واللیل دو گیسو وہ محراب سے ابرو
رو یا مین دکھا کر مجھے سجدہ مین گرا لے اے گیسوں والے
اے باعث ایجاد دو عالم شہ والا۔ وے مظہر مولا
ہستی کو میری اصل حقیقت مین ملا لے۔ اے گیسوں والے
ناکامئی قسمت سے پریشان ہے رخشان اے سرور ذیشان
دنیا کے مصائب سے میری جان بچا لے اے گیسون والے

عشق نمود ذات ہے اسکی بہار حسن ہے
برق جمال طور ہے عرش برین کا نور ہے
فرط جمال دلبری الفت و عاشقی سے ہے

حق تو یہ ہے کہ خلق مین صورت یار حسن ہے
نخت گہہ غفور ہے دل وہ دیار حسن ہے
گو با ثبات دل لگی وجہ قرار حسن ہے

کثرت کو یہ دل سے مٹایا ہے خدا نے
وحدت کا چمن سب ہمیں دکھلایا ہے خدا نے

احمد کے فقیر طالب دیدار کو زاہد
کچھ کہہ نہیں سکتا جو دکھایا ہے خدا نے

الحمد کہ اس امت مرحوم کا رتبہ
محبوب کی امت میں بنایا ہے خدا نے

صد شکر مجھے دیکے محمد کی محبت
دل سے غم کونین بھلایا ہے خدا نے

منت کر رہ عرفان میں نکالا یہ نتیجہ
گویا میری بگڑی کو بنایا ہے خدا نے

عشق شہ مرسل میں فنا کیوں نہیں ہوتے
رخشاں تمہیں مٹنے کو بنایا ہے خدا نے

در سنگ حبیب الہ بستر ہو الٰہی
میں ہوں اور یہ میرا سر ہو الٰہی

تلاش محمد میں ایسا مٹا دے
مجھے بھی نہ میری خبر ہو الٰہی

عجب عاشقوں کو مزہ مل رہا ہے
ترقی پہ درد جگر ہو الٰہی

جلوں میں تو رخ سوئے یثرب ہو میرا
مدینہ کا ہو گر سفر ہو الٰہی

فراق محمد میں دل بہہ گیا ہے
کہاں تک میری چشم تر ہو الٰہی

جب انکی زیارت وہیں منحصر ہے
قیامت سہی وہ مگر ہو الٰہی

مدینہ کا جانا نہیں کوئی مشکل
تیرا فضل مجھ پر اگر ہو الٰہی

تمنا ہے رخشاں کی عمر دو روزہ
غم مصطفےٰ میں بسر ہو الٰہی

جگہ یثرب میں دیدینگے رسول پاک تھوڑی سی
ٹھکانے لگ ہی جائیگی ہماری خاک تھوڑی سی

غم عشق نبی جی بھر کے حاصل ہو نہیں سکتا
ملی ہے زندگی مجکو دل غمناک تھوڑی سی

محبان محمد کو مزہ اس میں ہی ملتا ہے
مصیبت تم نہ دینا انکو رب پاک تھوڑی سی

کوئی یہ دل کی دل میں لیکے حسرت مر نہ جاؤنگا
کبھی سن لینگے میری بھی شہ لولاک تھوڑی سی

تمہارے مصحف رخسار کی تفسیر کے آگے
حقیقت میں ہے تفسیر کلام پاک تھوڑی سی

میری حالت یہ انکو دیکھنا رحم آئی جائیگا
اُسے آنکھوں میں رکھونگا اسے میں دل میں رکھونگا
محمد کی حقیقت کچھ نہ سمجھوں گو یہ مشکل ہے
کبھی تو خواب میں آ جائیے اے سرورِ عالم

اگر آنکھیں کسی دن ہو گئیں نمناک تھوڑی سی
جلائیگی سو غائب خس و خاشاک تھوڑی سی
الٰہی بخشدے پر طاقتِ ادراک تھوڑی سی
سناتی ہے تمنائے دلِ غمناک تھوڑی سی

بہت اچھا وسیلہ مغفرت کا پاؤ گے رخشاں
رقم ہو جائے گر نعتِ شہِ لولاک تھوڑی سی

ذاتِ بت میں جو تیرا جلوہ نظر آنے لگی
حبیب مٹانا ہی میرا مد نظر ہے آپ کو
تابِ نظارہ کجا اے نازنینِ باصفا
اے ہجوم ناامیدی یہ ستم اچھا نہیں
ناصحا الفت میں تجا نیسے یہ حاصل ہوا
شاید ایسی کشمکش میں دل سے نکلے آرزو

کیوں نہ پھر تھرسے موسیٰ سر کو ٹکرانی لگی
بیکسی پر پھر میری کیوں آپ غم کھانی لگے
لن ترانی کی صدا سنتے ہی غش آنے لگے
وہ تصور میں میرے آئے ہوئے جانے لگے
ہستم فنا میں اک نیا لطفِ لقا پانے لگے
حسرتوں کی بھیڑ سے ارمان گھبرانے لگے

یوں فنا کو دل سے رخشاں الفتِ محبوب میں
آپ ہی میں جلوۂ جاناں نظر آنے لگے

بنیادِ دو جہاں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے
جو کچھ کیا خدا نے تمہارے سبب کیا
معنی و من رآ کے نقطہ تمسے کیا کھلے
تم انکشافِ رازِ حقیقت کی شان ہو
امید دیدِ حق کی تمہیں نے لگائی ہے
محظوظ ہے ثنا سے تمہاری ہر اک بشر

رونق یہاں وہاں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے
وجہ عیاں نہاں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے
تفسیر کل قرآں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے
ایجادِ کن فکاں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے
اور آس بھی جناں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے
خوبی مرے بیاں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے

رخشاں کی دلکو ایک یہی آسرا ہے اب

ہمت یہاں وہاں کی تمہیں ہو تمہیں سے ہے

خلوت ہے یہاں دوئی کی نہ کچھ رنگ بو رہے
یوں ہو فریں کہ میں نہ رہوں اور تو رہے

سایہ کو پاس رکھنے سے مقصود حق یہ تھا
ہر دم میرا حبیب میرے روبرو رہے

دوڑے میری رگوں میں لہو بنکے الحذر
اسطرح تیری ذات میں ہر دم غلو رہے

حق حق زبان سے حق ہی نکلے جو کچھ کہوں
یہ میری گفتگو نہ میری گفتگو رہے

میں جستجو سے باز نہ آؤں کبھی حضور
پاؤں جو آپ کو تو میری جستجو رہے

اے شوق راہِ عشق میں لایا تو ہے کہیں
ایسا نہ ہو ہنسی ہو میری آبرو رہے

میخانہ الست کے ساقی ہوں جب حضور
وحدت کا جام ہمکو ملے اور خلو رہے

رخشاں ہوا تو گلشنِ عالم میں یوں بسیر
جاری ہی میری زبان پہ حق سترہ ہو رہے

غزلِ فارسی

الله الله این چه شان سروری
ختم بر تو شد شہا پیغمبری

بر تو افتد از نگاہِ ذوالجلال
بہتری تو از خلائق بہتری

پیشِ داورائے شہ پیغمبران
عاصیان خواہند شد از تو بری

از تو پرسد منزل مقصود را
خضر ہم جوید ز راہت رہبری

از وفورِ دردِ حال [illegible] شد
از نگاہِ لطف یارا بنگری

خالقِ ارض و سما محبوب گفت
الله الله این چه شان دلبری

کیست رخشاں جز شہ والا کہ حق
بر رسولان می سپارد سروری

جو دعائے دید یا نو مس اثر ہو جائیگی
شکر نعمت سے میری حالت دگر ہو جائیگی

عمر گر عشقِ محمد میں بسر ہو جائیگی
مرتے ہی فردوس میں اپنی گذر ہو جائیگی

جنھیں یہ میری الطاف و کرم فرمائینگے
خاطر عشاق سے وہ ہو تو جائیں بے حجاب
ہو گیا انکی حقیقت سے اگر کامل وقوف
عمر بھر کے واسطے بیہوش کر دیگی مجھے
پاس پھر دل میں بسائی ہے محمد کا خیال
شان وحدت کا نظارہ وہیں ہو جائیگا

رفتہ رفتہ میری حالت کی خبر ہو جائیگی
گو قیامت دور ہے اس سے مگر ہو جائیگی
زندگی وقف غم خیر البشر ہو جائیگی
یہ شراب عشق الٰہی کارگر ہو جائیگی
پھر میری حالت میری بار دگر ہو جائیگی
جس جگہ مشکل ہی پیش نظر ہو جائیگی

جب کرم کی آئیگی ساعت تو رخشاں دیکھنا
میری حالت کی انہیں خود ہی خبر ہو جائیگی

جسم پاک نور مصطفےٰ جلوہ نما پردے میں ہے
حسن معشوق فان عالم کیوں نہ دل آویز ہو
آدمی کی ذات میں سب کچھ ہے تو ڈھونڈ تو جہاں
ذات احد میں فنا ہو کر اثر خود دیکھ لے
پھر یہ جو مشکل پڑی تو خود بخود آساں ہوئی

آپ واصل ذات میں ذات خدا پردے میں ہے
عکس روئے مصطفےٰ الشمس الضحیٰ پردے میں ہے
آپ ہی اپنی خودی سے چھپ رہا پردے میں ہے
کیوں شب معراج کا کل ماجرا پردے میں ہے
گویا میرے ساتھ وہ مشکل کشا پردے میں ہے

ہو کہ مانوس اثر رخشاں زباں پر آئیگی
بے اثر ہے اس لئے میری دعا پردے میں ہے

سایہ کی بھی خالق کو شرکت نہ پسند آئی
واں دیکھ کے یوسف کو چاہا تھا زلیخا نے
بے پردہ جو اس نے دیکھا تو یہ دکھلایا
نیرنگی کثرت میں نظارہ وحدت ہو
واں منظر یکتائی سے ہم کہہ کے جدائی ہے
تیرا ہی وہ منظر تھا جسکو بھی یہاں دیکھا

کیا ذات محمد ہے العذری یکتائی
یاں نام ہی سنکر مخلوق ہے شیدائی
ہیں اپنی اداؤں کا ہو آپ تماشائی
اے ختم حقیقت میں یا حبیب تیری بینائی
یاں آپ کی ٹھہری کرن ہے وصف مسیحائی
تیرا ہی وہ رنگ تھا جس پہ جبین سائی

تم بادۂ الفت سے مدہوش گئے جاؤ
پروا نہیں رخشان کو عالم کہے سودائی

کسی دل مین سوز نہان توہی تو ہے
توہی لفظ قل ہے توہی معنی قل
احد اور اللہ ہے توصیف تیری
توئی احد اور توئی کہنے والا
ولم یولد اوصاف عالی ہین تیرے
ولم اور یکن اور لہ سے کھلا ہے
نکات کفواً احد کھولنے کو
حقیقت مین منصور تھا تیرا مظہر
جو دیکھا تو کچھ بھی نہین ما سوا اللہ
ہر اک شے مین رہکر ہر اک سے جدا ہے

کسی جان کا آرام جان توہی تو ہے
توئی قل ہو اللہ بیان توہی تو ہے
تو مدح اور مدح خوان توئی تو ہے
لم یلد بے گمان توہی تو ہے
حقیقت مین اے جان جان توئی تو ہے
کہ اس وصف کا اک بیان توئی تو ہے
مفسر کی پیاری زبان توئی تو ہے
انا الحق کا نعرہ کنان تو ہی تو ہے
زمین و زمان آسمان تو ہی تو ہے
توہی ہے عیان اور نہان توہی تو ہے

نکلتا ہے تیرا ہی کلمہ دہن سے
کہ رخشان کے منہ مین زبان توئی تو ہے

خوش ہو کہ خدا ہے ہر دو جہان دنیا مین کملی والے سے
سب راز نہان کرتا ہے بیان دنیا مین کملی والے سے
زاہد کو ملی جنت کی سند واعظ کو پٹہ کوثر کا
عارف کو ملا قصر عرفان دنیا مین کملی والے سے
جو آل نبی کا شیدا ہے اسم اسکے لئے ہین یا مولا
کہتی ہین یہ حوران جنان دنیا مین کملی والے سے
جو عین حقیقت ہے اسیر گردسے فدا ہو کوئی بشر

نویا ئے اے سیدم حق کو پیہان و نہا مین بکسان والے سے
پیدا و پنہان سب یکسان اُس ذات کے آگے ہے رخشان
کچھ بھی نہ رکھا خالق نے نہان و نہا مین کلی والے سے

جو ذات کے حضرت پر مٹنیکو بنی نکلی
جس دل مین کہ چاہت ہے سرکار مدینہ کی
خود نطق نے منہ چوما ئے صل علی اُنکا
زلف شہ والا کی کچھ کچھ ہے جھلک تجھ میں
اس عالم باطل مین راحت نہ ملی اکدم
نہ روضہ پہ بلوایا نہ خواب مین خود آئے

کیون رشک خواستِ قسمت کی دہنی نکلی
نکلی تو اسی دل سے حب الوطنی نکلی
ہر وقت محمد سے وہ حق سخنی نکلی
اچھی تو تری قسمت مشک ختنی نکلی
کیا خوب میری قسمت اللہ غنی نکلی
یہ بھی نہ میری حسرت شاہ مدنی نکلی

یارب دل رخشان مین وہ جوش محبت دے
جس جوش مین موسی سے رب ارنی نکلی

عشق مین منصور سا بننا بنانا منع ہے
المدد اے رنج و غم اُٹھے کثرت درد فراق
کیا ہوا زاہد اگر دل مین خیال یار ہے
اپنی ہستی سے گذر جانا مآل عشق ہے
کیوں بہلاتا ہے کسی کی یاد دکیسے ناصحا

راز بزم عاشقی کہنا سننا منع ہے
صورت خاکی مین ان کے پاس جانا منع ہے
گھر مین کیا اللہ کے آدم کا آنا منع ہے
کون کہتا ہے کہ خود کو خود مٹانا منع ہے
کیا بشر کو سیر بیت اللہ کرانا منع ہے

خود فراموشی ہے رخشان جادۂ وصل الہ
اسجگہ پر ہوش مین عاشق کو آنا منع ہے

اک شکل سے جب ہلکر دنی ہے صدا ڈالی
غنچون نے صفت سنکر کی چاک گریبانی
مظہر تیر اکثرت سے ہر ایک مین پاتے ہین

تو سب کو سکہاتی ہے توحید خدا ڈالی
نکل جامہ سے باہر ہین کرتی ہے ثنا ڈالی
کیا پہول ثمر غنچہ کیا کونپل کیا ڈالی

اوصاف محمد میں ہوں سربسجود ایسا
اوروں کی طرح میں بھی پہل پاؤں امیدوں کا
ہونا تیرا کثرت میں رونق رہِ عالم ہے
ہر رنگتِ گل تیری بو دیتی ہے عالم کو
آپ کے جو در دوں کی چن چن کے لگائی ہے

جسطرح جیسے جھک جھک کر کرتی ہے ثنا ڈالی
یارب تیری جانب بھی رحمت کی جھکا ڈالی
آثار کے ہوتے ہیں پاتی ہے فضا ڈالی
ہر موج سے تیری ہی دیتی ہے صدا ڈالی
یہ اس شہ والا تک پہونچا دے خدا ڈالی

رخشان دل وحشی کو راحت نہ ملی اکدم
گو گیسوے اطہر کی خوشبو بھی سنگھا ڈالی

سب سے افضل تیرا دربار رسولِ عربی
خوابِ راحت سے ہو بیدار رسولِ عربی
کیسے آنکھیں قدم پاک سے میں ملتا ہوں
در پہ حاضر ہے سواری کے لئے ایک براق
ہے ادہر دید کا مشتاق خداوند جہان
ہفتِ افلاک پہ ہر ایک بنی ہے مولا
دیکھئے خلد کو رضوان نے سجا رکھا ہے
آپ کے دید کا مشتاق ہے بیحد خالق
تم جو ملجاؤ تو سب کچھ مجھے حاصل ہوجائے
پاس اپنے ہی اگر تمکو بلاتا ہے خدا
حشر کے روز کہیں بھول نہ جانا مجھکو
ہو اگر چشمِ عنایت تو ابھی پائیں شفا

سب سے اعلی تیری سرکار رسولِ عربی
یاد فرماتا ہے غفار رسولِ عربی
دیکھیے آئے میرے سرکار رسولِ عربی
اور فرشتے بھی ہیں طیار رسولِ عربی
گرم ہے آپکا بازار رسولِ عربی
آپ کا طالب دیدار رسولِ عربی
بہر نظارۂ سرکار رسولِ عربی
حامئی دین شہ ابرار رسولِ عربی
تم خدائی کے ہو مختار رسولِ عربی
ہیں ضرور اس میں بھی اسرار رسولِ عربی
اے میری جان کے مختار رسولِ عربی
آپ کے ہجر کے بیمار رسولِ عربی

جس طرح چاہو اسے اپنا بنا کر رکھو
آپ رخشان کے ہیں مختار رسولِ عربی

دشت یثرب مین اگر میرا گذر ہو جائے
خاک اڑانے مین وہین عمر بسر ہو جائے

جلوۂ حسن خدا داد دیکھائین تو حضور
دل ہے کیا مال فدا آپ پہ سر ہو جائے

خوب جی بہر کے غم شاہ جہیلوں صدمے
خوگر رنج الہی یہ جگر ہو جائے

لائین رویا مین جو تشریف رسول اکرم
نور خالق سے منور میرا گھر ہو جائے

عمر بہر ختم ہو زلف رخ شہ کا خیال
شام سے روتا ہون اور سحر ہو جائے

آپ خود دیکھ رہے ہین میری حالت ابدل
کسکو پہونچاؤن خبر کسکو خبر ہو جائے

خاکساری میری اکثیر بنائے مجھکو
خاک یثرب سے میرا وصل اگر ہو جائے

وصل مشکل ہے الہی تو غم ہجر رہے
عشق حضرت مین بسر عمر مگر ہو جائے

روضہ پاک پہ یہ عرض کرو نگار رخشان
آج تو مجھ پہ عنایت کی نظر ہو جائے

میری پیت لگی اوس مولا سے جو حق کا پیارا کہاوت ہے
اب دیکھون سکی وہ کون دنا موسے اپنے دوارے بلاوت ہے
جسے چہب کرتار کی دیکھن ہو تو وہ دیکھے پیارے محمد کو
وہی روپ انوکہہ دکہاوت ہے وہی ہر سے سبکو ملاوت ہے
تیرا نام وہ پیارا ہے پیارے نبی جاکے سنتے ہی سبکی یہ گت ہے بہئی
کوئی تنین نیر بہاوت ہے کوئی آپ کو جان نثاوت ہے
یہ تو منکو میرے بہلی سوجہت ہے کہ یہ غیرت وہ موے دیوت ہے
تیرے ساتہی عرب ما جاوت ہین تو ئے لاج ذرا نہیں آوت ہے
جو وہ دہرتی سے سمت آکاس گیا ہر اکاس کا باسی یہ بول اٹہا
قربان تیرے محبوب خدا کیا روپ انوکہہ دکہاوت ہے
نہین جور جو جگ مین تو سین سے چل واکا دیس مدینہ ہے یا نیے نکل

ذرا جو مجھ پہ عنایات احمدی ہو جائے
قسم خدا کی میری جان ہی نکل جائے
ہم اونکو دیکھتے ہی آپ سے گذر جائیں
الہی ساری خدائی کو عشقِ حضرت دے
کریم تیرے کرم کی ہمیں یہی حسرت ہے

تو برقِ شاخِ تمنا بھی ہری ہو جائے
ذرا بھی عشقِ محمد میں گرمی ہو جائے
الہی جلوہ محبوب دے خوشی ہو جائے
ہر اک کے درد زبان نام احمدی ہو جائے
کوئی نگاہ ادھر ہو یہی سرمدی ہو جائے

حضور آپ کے زخمتان کی یہ تمنا ہے
تمام امتِ سرکار جنتی ہو جائے

ہو آپ مسیحا تو دوا کیون نہین دیتے
تم خوش ہو اگر اسمین تو پھر زہر بھی کیا ہی
مین زہر سے پیاسا ہون میرے ساقی کوثر
اے سرورِ دین خواب مین دیدار دکھا کر
تم اپنی محبت کو میرے دل مین بڑھا کر
غش آنے لگا ہمکو اگر دیکھ کے صورت

بیمارِ محبت کو شفا کیون نہین دیتے
ہم مٹتے ہین تو ہمکو مٹا کیون نہین دیتے
پیالا کوئی بھر کر کے پلا کیون نہین دیتے
سوتی ہوئی تقدیر جگا کیون نہین دیتے
فکرِ غمِ عقبیٰ سے چھڑا کیون نہین دیتے
ہو گیسوئے مشکین کی سنگھا کیون نہین دیتے

اے ہادیِ دین جسکی فنا عین بقا ہے
اس راہ مین زخشان کو مٹا کیون نہین دیتے

جو آپ ہوے ہیں مجھسے یہان محبوب خدا پائے چن سے
سب بخشیگا محشر مین خدا پیارے تمہارے دشمن سے
واکی پیت میں اور تو حسرت نہین جو ہی حسرت تو اتنی حسرت ہے مجھے
کہین رو میں نہ جائے آری سکھی ہورا شیام سندر مجھ پاپن سے
جو بتا کے گئے حضور تھی جا کے گر نیسے مکتے جیتے ہین ولی

پیا پیارے کو یاد نگی من تو بہیں ارہی ہے رہی ملیح ائی بولن سے
جائے نام کے سنتے ہی سدہ بسری دا کے دیکھتے کیا گت ہوگی مہاراج
دکھایئگا جب محشر مین خدا وا کا روپ مجھے بیر نینن سے
تیرے درس ملے تو یہ حال ہوا اے شیام سندر کل گئے دا تا
بیٹے حیرت بہے تھے کلیم اللہ مین جان گئی تیرے دیکھن سے
سب جگ مین اجالا جا سے ہو وہ معجزہ یہ ہے موسی سنو
ایک چندر کے تیرے محمد نے دو چندر کئے ان سینن سے

ہے پاپ کا بوجھ جو سر پر دہر اجب دل سے محمد صل علی
گھٹ جائینگے پاپ سبھی رخشان تیرے نام ہی کے سمرن سے

غم مصطفے مین بسر ہوتے ہوتے
گذر جائے یونہین گذر ہوتے ہوتے
یہی اک مزہ ہے محبت مین یارب
نہ رک جائے رد جگر ہوتے ہوتے
بحق محمد نہ رہجائے یارب
مدینہ کا عزم سفر ہوتے ہوتے
ہوا شوق دیدار حق رفتہ رفتہ
ہوئی معصیت سے مفر ہوتے ہوتے
شفیع الامم کی محبت مین یارب
گیا خوف عقبے کا ڈر ہوتے ہوتے
دم صبح رویا مین آئیں محمد
میرے بخت جاگین سحر ہوتے ہوتے
ڈبو دے کہین دفتر معصیت کو
میری چشم خونبار تر ہوتے ہوتے

فزون تر ہو جب عشق محبوب رخشان
جنون کیون نہو درد سر ہوتے ہوتے

اگر فقط مین ہی نہین سب مین تیری تجلی
کاش ہو جائے اسی طرح زیارت انکی
تجھ مین جلوہ مین خدائی کے کوئی کیا جانے

یا محمد تیرے دیدار کی حسرت والے
خواب آئین میرے نور کی صورت والے
محو حیرت مین یہان چشم بصیرت والے

لپکا آغوش میں کھینچ کے زمیں پر لپٹا
جو نہ ہے عشق نبی مٹ کے تجھے پاتے ہیں
آتش شوق بھڑکا دیجئے دکھا کر جلوہ
پالیا روضہ محبوب کو گرتے پڑتے
حرم و دیر میں ہر ایک جگہ یا مولا

اب یہاں حد سے سوا کر دیں الفت والے
حق تو یہ ہے وہی عشاق ہیں قسمت والے
یار سوا عربی مہر نبوت والے
الٰہی ہم پہنچے در مقصود پہ ہمت والے
آنکھ ڈھونڈتے پھرتے ہیں محبت والے

نعت لکھ اور خدا سے یہ دعا کر رخشاں
کر لے مقبول اسے اپنے مرے ندرت والے

عشق حضرت میں یہ وہ عجیب نظارے دیکھے
جس قدر عاشق جانباز تمہارے دیکھے
جب طرف آنکھ اٹھی امر حقیقت پایا
جو مقامات کے اوروں کو میسر تھوڑے
طے ہوئی کثرت صدمات سے ہر اک منزل
اسمیں شکر بھی ترقی کا نتیجہ نکلا
ضبط گریہ سے بڑا کام لیا عاشق نے
ہم تو کیا حیراں ہیں اوس در کے گدا کے آگے
ظلمت عشق کیا روز ازل ہم کو عطا
آپ کو دیکھتے ہی مٹ گئے مٹنے والے
جیتے جی جب نہ ملا قلزم الفت کا سرا
منکروں نے بھی پڑھا ختم رسل کا کلمہ
الحمد للہ زہے شان سخائے حضرت
جنبش دیکھی عرق آلودہ جبین حضرت کی

اوج پر چاہنے والوں کے ستارے دیکھے
یا محمد انہیں اللہ کے پیارے دیکھے
حبیب اللہ سے حضرت کے اشارے دیکھے
میرے مولا نے وہ معراج میں سارے دیکھے
بے سہارے ہوئے عاشق تو سہارے دیکھے
کون کہتا ہے محبت میں خسارے دیکھے
خستہ دل سے جو ترے غم کے گذارے دیکھے
تاجداروں کو یہاں ہاتھ پسارے دیکھے
یار غش سے لینے کو تیور جو ہمارے دیکھے
نہ کوئی ہاتھ سنبھالا نہ اشارے دیکھے
ڈوب کر ڈھونڈنے والوں نے کنارے دیکھے
بیکس تنہا ہوئے کل کام ہمارے دیکھے
اچھوں اچھوں کو یہاں ہاتھ پسارے دیکھے
اپنے بالا نشے قمر آنکھ سے تارے دیکھے

بے سہاروں کے سہارے کیلئے آئے حضور
آپ کے دیدۂ حق بین بے نظر کی جسنے
وہ ہم ہی ہیں کہ ہر اک بار اٹھایا سر پر

ہوش بگڑے ہوئے جسوقت ہمارے دیکھے
اسنے ہر امر میں خالق کے اشارے دیکھے
حوصلہ پست نہ دیکھے تو ہمارے دیکھے

پنجتن پاک کے اسمائے گرامی رخشاں
ہر جگہ ڈوبنے والوں کے سہارے دیکھے

زبان کھلی تو کھلی نعت مصطفےٰ کے لیئے
حضور صبر نہوگا مجھے قیامت تک
تمہارا واسطہ دیکر جو عرض حال کیا
غلاف روضہ اقدس سے کچھ تو مل جائے
گھٹا نہ آبروئے چشم تر بہا کے اسے
ہوا وہ ہجر میں بیخود کہ پھر گناہ نہ ہوا
ہمارا خاتمہ بالخیر ہو مدینہ میں
اٹھا لے دل سے حجاب دوئی میرے مولا
خوشی میں دید حرم کی وصال ہو جائے

جو ہاتھ اٹھیں تو اٹھیں بس اسی دعا کے لئے
رکھا ہے حشر کا دن عرض مدعا کے لیئے
قدم قدم پہ اثر لے قدم دعا کے لئے
حضور چاک گریبان کی دوا کے لئے
یہ لخت لخت دل ہے غم عشق مصطفےٰ کے لئے
مرے فراق کے حضرت سے دل لگا کیلئے
خدا سے کیجئے دعا مصطفےٰ خدا کے لیئے
حضور لا دی دین شاہ دوسرا کے لئے
بڑھا اتنا شوق زیارت ذرا خدا کے لیئے

خدا کا شکر کروں کس زبان سے رخشاں
مجھے ملی ہے ازل سے زبان ثنا کے لئے

میری حیات میں یارب یہ کام ہو کے رہے
جو عشق احمد مختار میں فنا ہو جائے
اگر مدینہ میں ہو جائے خاتمہ اپنا
جو مسلم حق ہو تو اس بے بسی میں بھی اے دل
الٰہی آج تو حسرت ہے سامنا ہو جائے

زیارت شہ خیر الانام ہو کہ رہے
تو اسکا زندہ جاوید نام ہو کے رہے
تو حشر تک وہی دار القیام ہو کہ رہے
مدینہ جانیکا کل انتظام ہو کے رہے
کسی طرح بھی ہم کلام ہو کے رہے

غزل جو نعت میں لکھے تو اس طرح کی ہو	کہ وہ پسند ہر اک خاص و عام ہو کے رہے

اگر وہ کہہ دیں سحر کو کہ شام ہے رخشاں
تو حکم حق سے ابھی وقت شام ہو کے رہے

حضور حق سے جو چاہی وہ بات ہو کے رہی	تمہارے قبضہ میں کل کائنات ہو کے رہی
شہید عشق محمد کو یہ ملا رتبہ	کہ موت آئی تو وہ بھی حیات ہو کے رہی
ہمیں تو حق سے ہیں آپ بخشوا کے رہے	ہماری حشر سے پہلے نجات ہو کے رہی
تمہارے نام پہ جس روز آنکھ بند ہوئی	شب برات لحد میں وہ رات ہو کے رہی
مخالفوں نے بھی ڈھونڈا تو عیب کچھ نہ ملا	یہاں وہ ذات بنی خوش صفات ہو کے رہی
بندھا ہو بخشش امت کا انکے سر سہرا	تو اس خوشی میں ہماری نجات ہو کے رہی
نیاز ناز کی حالت میں حق سے جو چاہا	پسند خاطر عاشق وہ بات ہو کے رہی
درود پڑھ کے جو سویا خیال حضرت میں	زیارت آپ کی رویا میں رات ہو کے رہی

کرو جہان میں یوں زندگی بسر رخشاں
کہ جیسے خلق یہاں بے ثبات ہو کے رہی

مصیبت زدوں کا کفیل آگیا ہے	وہ باغ و بہار خلیل آگیا ہے
ہمارا پیارا کفیل آگیا ہے	نئی شان والا جمیل آگیا ہے
اٹھو بہر تعظیم وقت ادب ہے	وہ محبوب رب جلیل آگیا ہے
پتہ خود کو کھو کر لگا ہے جسنے	اسی کو نظر بے دلیل آگیا ہے
قتیلوں کو اونکے اشارے سے یکدم	ہمیشہ کو صبر جمیل آگیا ہے
محمد کے سمجھانے سے اب سمجھ میں	ترا بھید بے قال و قیل آگیا ہے

خداوند عالم کے پاس آکے رخشاں
ہمیں وہ بتانے سبیل آگیا ہے

یہ حال ہوا ہے شاہ ہدا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
یہ فکر ہے مجکو شام و سحر کہ دیکھہ لوں تمکو اک نظر
میں حق کی طلب میں نکلا ہوں شیطان مجھے بہکاتا ہے
یہ حال ہے اب فرقت میں میرا بیمار سمجھ کے یا مولا
ہے لب پہ محمد صل علیٰ اور دل میں ہے شوق زیارت کا
بیمار فرقت سے مجھہ میں طاقت تکلم ہی نہ رہی
ختم رسل ملتے ہیں معنا میری

فرقت میں جلا ہے دم میرا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
ہو جاؤں تمامی غم سے رہا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
ہے وقت مدد محبوب خدا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
کرتے ہیں اعزہ میری دوا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
یہ جوش محبت کا آنا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
پھر کیسے کہوں احوال برا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی
خود قید سے ہو جاؤں نگار رہا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی

دوری میں تمہاری شاہ امم آلام مصیبت رنج و غم
زنداں یہ گذرتے ہیں کیا کیا تم آؤ ذرا دیکھو تو سہی

نماز عشق پوری ہوا امام الانبیا میری
فدا ہوں نام حضرت پر یہی ہے التجا میری
جھلک انجام کی آغاز الفت سے نمایاں ہو
الٰہی چاک ہو جائے یہ پردہ راز پنہاں کا
بسر ہے حق میں جو بہتر خدا لا دیا حضرت سے
تیرے شیدے پہ اک عالم مٹیگا تیری الفت میں
میرا دم جب بھی نکلیگا تیری الفت میں نکلیگا
اگر مستی فنا ہو شوق و ذوق
اثر سکے وسیلے سے کبھی عرش عظیم
علی کی یاد کو دل سے لگا لیا
تغیر میری حالت میں کہیں پیدا نہ ہو جائے
دلی جذبات کا اظہار ہے نعت مطہر سے

کریں تا مقتدیان محبت اقتدا میری
بقا سے دم بدم وابستہ رہتی ہے فنا میری
تمہارے عشق میں ہوا اسطرح سے ابتلا میری
کہ فرط شوق سب کیفیتیں کہنے لگا میری
بہر صورت ہوئی مقبول ہر اک التجا میری
عجب انداز سے صورت نما ہو گی قضا میری
حیات جاودانی بنکے آئیگی قضا میری
تو پھر کچھہ اور ہی صورت بنا دیگا خدا میری
نصیب ہے آج افسوس اثر ہو گی دعا میری
کہ ہوتی ہے مصیبت آ یہی مشکل کشا میری
دم آخر خبر لینا رسول کبریا میری
کہ حالت ہر گھڑی دیکھیں محمد مصطفےٰ میری

بہت نازک زمانہ ہے مدینہ مین بلا لیجے	وہین گذرےگی اب تو خیر سے خیبر الوریٰ میری
وجودِ خاکسار کی خاک ہو جائے جو الفت مین	تو پہر ہر ذرہ ذرہ مین حقیقت دیکہنا میری
مجہے شوقِ شہادت مین نہ کیون کر بیقراری ہو	کہ نکلیگی فنا کے بعد مین شانِ بقا میری

سنا کر نعت ختم الانبیا کو حشر مین رحشان
فرشتہ لیکے جائینگے غزل یہ شش خدا میری

جب قطرۂ گناہ سے روتا ہون تو فضل خدا کا ہوتا ہے
سب دفتر عصیان اکدم مین یہ اشک ندامت دہوتا ہے
دنیا کے تفکر مین پہنسکر عقبے کی نعمت کہوتا ہے
کیون اپنے ہاتھون سے غافل اس راہ مین کانٹے بوتا ہے
وہ جوش مرے دل مین پہر دے جو راہِ طلب مین گم کر دے
پاتا ہے وہی دنیا مین پہلے خود کو کہوتا ہے
یہ ایک سہارا ہے کہ یہان جیتے مین تیرے سودا ہے
جو تیرا تجسس کرتا ہے تو اسکو میسر ہوتا ہے
راضی اسی طالب سے خدا جو عشق چہپا نیکو اس با
جب خلق خدا کی سوتی ہے وہ ہجر نبی مین روتا ہے
جو قل ہو اللہ کو ہر دم پڑہتا ہے یہان دل سے ہیہم
تو ہستی کثرت مین اسکو نظارہ وحدت ہوتا ہے
اے چشم تمنا دیکہے جا دیدار کا جذبہ بڑہنے دے
مشتاق فنا ہو جاتا ہے وہ جلوہ نما جب ہوتا ہے
جو شوق زیارت مین رحشان بے چین رہا ہر وقت یہان
تو بعد فنا جنت مین وہان آرام سے جاکر سوتا ہے

خدا جس دل میں پنہاں ہے میرے پہلو میں وہ دل ہے
خدا کو دیکھنا خود میں طریق عشق کامل ہے
خدا نے آپ کو وہ کچھ دیا ہے یا رسول اللہ
تفاوت کچھ نہیں جس سے اپنی ذات واحد کو
خدا کرتا ہوں بے سوچے ہوئے تو قدر ہو یہ حضرت کے
تیری حمد و ثنا کا گلشن ہستی میں غوغا ہے
یہاں جو باخبر ہے ہر گھڑی اپنی حقیقت سے
قدنبیہ عرش حضرت کے کھڑے ہو کر کہا حق ہے

حقیقت میں میرا سینہ جو بنا عرش منزل ہے
بقا باللہ بالفنا فنا فی اللہ کا حاصل ہے
گر ستا ہو تو اس سے کہیں افضل ترین اس در کا سائل ہے
مگر کیا کیجئے پردہ دوئی کا دل میں حائل ہے
کسی کو کیا غرض اس میں میری آنکھیں تیرا دل ہے
کہیں کوکو ہے قمری کی کہیں شور عنادل ہے
اسی ہستی کو دنیا میں وقوف حق باطل ہے
کہ تیرے رعب و عظمت سے ہیبت خائف میرا دل ہے

حقیقت میں وہی درویش کامل ہے یہاں رخشاں
خدا کے فضل سے نزدیک جسکے بے طلب دل ہے

مزہ تو جب ہے مرنیکا کہ اس صورت سے مر جائے
شبیہ پاک حضرت سامنے آ کر اگر جائے
یہی دو کام بہتر ہیں یہاں لاکھوں عبادت سے
ہمارا بخت ہو بیدار تیدا ائے قیامت تک
ابھی خون ہو کہ ٹپکیگا میری چشم تمنا سے
رہے یثرب میں یوں اے میری ناتوانی بھی
میں وہ بسمل ہوں اے ہمدم کہ لاکھوں زخم پڑ جائے
ہماری زندگی وابستۂ رنج و مصیبت ہے
میری چشم تمنا میں الٰہی وہ بصارت دے
یہی ہستی میری پھر اک ہستی ہو گی عالم میں
کلیسہ میں حرم میں دیر میں ہیں بت ہی بت یا بت

نہ دل جائے نہ جان جائے نہ تن جائے نہ سر جائے
میری آنکھوں کے آگے حشر کا عالم گذر جائے
کرم پر تیرے تکیہ ہو غضب سے تیرے ڈر جائے
زیارت ہو جو رویا میں تو قسمت کام کر جائے
تشفی سے تمہاری کیوں جگر کا زخم بھر جائے
مدینہ تک نہ پہونچوں میں تو مرنیکی خبر جائے
جو کوشش سے مسیحا کی میرا زخم جگر جائے
نہیں ممکن کہ جیتے جی غم خیر البشر جائے
تجھی کو ہر طرف دیکھوں جہاں تک بھی نظر جائے
میرا شوق زیارت تو ذرا حد سے گذر جائے
تو ہی بتلا کہ تیرا ڈھونڈنیوالا کدھر جائے

ہمارا دین اور ہماری دنیا نیاز احمد کی ذات میں ہے

والشمس جو پڑھنے میں کبھی آئی نہ ہو گی
سایہ کی بھی شرکت سے بری ہیں محمد
پر کیف نظر ساقیِ کوثر کے اشارے
حضرت کی حقیقت سے خبردار تو ہو جائے
بر طالع بدر پہ ہو طور کا عالم
مانا کہ حسینانِ دو عالم سے حسین تھے
کیا لطف اسے جلوۂ حضرت سے ملے گا
حوریں بہت اچھی ہیں مگر حضرتِ واعظ
مجنوں کبھی لیلیٰ کی محبت میں نہ مرتا

تو حسن کی تفسیر کہیں پائی نہ ہو گی
ایسی تو کسی ذات میں یکتائی نہ ہو گی
بلوائیگی ایسی کہ جو بلوائی نہ ہو گی
پھر خلقِ خدا اور کی شیدائی نہ ہو گی
تو خلق میں پھر آپ کی رسوائی نہ ہو گی
یوسف میں مگر آپ سی رعنائی نہ ہو گی
جس میں کہ ذرا تابِ شکیبائی نہ ہو گی
اللہ کے محبوب سی زیبائی نہ ہو گی
حسنِ شہِ والا کی خبر پائی نہ ہو گی

رخشاں ہیں مرے مولا کو ستاتے ہیں جو کافر
آنکھوں میں ستمگاروں کے بینائی نہ ہو گی

ہم میں کیا حیرا اور کیا جانے
انکو پائیں تو آپ کہو پائیں
کفر ہے طالبِ خدا کیلئے
مظہرِ کل صفاتِ ربی ہیں
وہ خدا ازل سے ذات نبی
[illegible] تو فرمائیں ناصح منطق
[illegible] داخل اللہ
دل کے جانے اسی سے پھوٹا
ذاتِ معشوق کس کا مظہر ہے
ہم تو بڑھ کے عصا جنت نے

یا نبی آپ کو خدا جانے
ایسا جانے کہ کوئی کیا جانے
ذات کو آپ سے جدا جانے
کوئی کیا شانِ مصطفےٰ جانے
رنجِ عصیاں کی جو دوا جانے
جوشِ عشقی کو کیوں برا جانے
انکو ہم [illegible] جانے
آہ سوزاں کو کیوں برا جانے
راز کی بات کوئی کیا جانے
حرمِ یار کی ہوا جانے

دل لگائے محمدؐ سے رخشان
کچھ نہ الفت کی انتہا جانے

سائیں بدیس چہار ہے موسے جیا لگا نہیں
سنکے الست کی صدا ائے ہتی اس جہان
گھیت مین لسبار پایا پر نہ کہا کہ پاس گوال
انکے ملن کی آس مین ہائے جیا اداس ہے
ہوش لسبار دینگے سب درش شام دیکھے جب
کاسے کہوں بیت موری سکھ سے گئی نہ اک گھڑی

ڈھونڈھ پھری نگر نگر حال برا بنائینگے
اپنے خدائے پاک کو قالو بلا سنائینگے
مفت تہمکا لیا مجھے سارا جگت پھر انکے
کاگا تو کوئی سندیس لے موے پیا کو جائیکے
مین نہ رہوں گی ائے سکھی اپنے پیا کو پائے کے
جب سے کہ لیگئے پیا زلف مین دل پھنسائے کے

رخشان یہاں کی یاد بھی آئے نہ دینگے ہم کبھی
ایسے لسینگے دیکھنا آنکے مدینہ جائے کے

جینا ہی تہا دنیا مین تو ایسے جئے ہوتے
ایسی دل بسمل پر اک چشم کرم ہوتی
آتا نہ اگر اپنا دل آل محمدؐ پر
قسمت سے بھور دیا مین پائے تھے قدم انکے
گر چشم محمدؐ کا نظارہ ہوا ہوتا
خالق کی محبت مین یکسوئی کی حاجت تھی

جس سے کہ خدا خوش ہے وہ کام کئے ہوتے
کرنار لگا ہوں نے سب زخم سئے ہوتے
دنیا کی محبت نے برباد کئے ہوتے
تو سر پہ رکھے ہوتے آنکھوں پہ لئے ہوتے
تو بادۂ وحدت کے دو جام پئے ہوتے
تو کار زمانہ سب ترک کئے ہوتے

سب عمر محبت مین گذری ہے مگر رخشان
دل مین یہی حسرت ہے کچھ اور جئے ہوتے

ہستی سے مری مجکو جب بیخبری ہوگی
اللہ کی الفت مین وہ درد بھرا دل ہوگا
خالق سے ملا دیگا سوز غم پنہانی
اوصاف محمدؐ مین یہ طبع رواں میری

پھر عالم کثرت مین اک جلوہ گری ہوگی
جو سانس بھی نکلے گی اک درد بھری ہوگی
ہر شاخ تمنا کی جلکر بھی ہری ہوگی
جلنے مین ہوا ہوگی اڑنے مین پری ہوگی

ماسوا اللہ نہ رہے کوئی خیال دنیا — پھر یہ دل جلوۂ محبوب کا کاشانہ بنے
دل میں ہر وقت رہے ساقی کوثر کا خیال — کعبۃ اللہ میں اسطرح سے میخانہ بنے
یار کو اپنا بنانا ہے اگر مد نظر — تو بشر ہستی موہوم سے بیگانہ بنے

ذاتِ محبوب میں ہے مظہرِ خالق رخشاں
کیوں نہ مسجودِ ملائک درِ جانانہ بنے

وفور عشق میں خود سے اگر بیگانہ ہو جائے — تو ہر ذرہ سے پیدا صورت جانانہ ہو جائے
کرم گستر نگاہیں کم نہیں ہیں حوضِ کوثر — جہاں وہ لطف فرمائیں وہیں میخانہ ہو جائے
گذر کر حد امکاں سے بشر عشق حقیقی میں — بہت چالاک بن جائے بڑا فرزانہ ہو جائے
اگر قسمت سے مل جائے گدائی تیرے کوچہ کی — تو یہ حال فقیرانہ ابھی شاہانہ ہو جائے
میری بے کیف حالت دیکھ لیں جو ساقی کوثر — ترحم کی نگاہوں سے عطا پیمانہ ہو جائے
بجائے حورِ جنت کے اگر ہو ذکر مولا کا — تو واعظ کوئی دیوانہ کوئی مستانہ ہو جائے
کچھ اس انداز سے ہیں پر نگاہیں یا الٰہی ساقی — کوئی مستانہ ہو جائے کوئی دیوانہ ہو جائے

مئے عشق نبی سے ایک بھی قطرہ جو مل جائے
تو رخشاں خوب پی پی کر ابھی مستانہ ہو جائے

دل عشق محمد میں مٹتا نظر آتا ہے — ہوتا ہوا الفت میں اچھا نظر آتا ہے
جز ذات الٰہی کے کچھ بھی نہیں دنیا میں — جو کچھ نظر آتا ہے دھوکہ نظر آتا ہے
وہ بیت سم احمد میں جس میں ہم کیے پردیسی — اے چشم حقیقت میں مولا نظر آتا ہے
جو کر نہیں سکتے تھے اب عشق میں حاصل ہے — جو ہو نہیں سکتا تھا ہوتا نظر آتا ہے
اک ذاتِ محمد میں کونین کے جلوہ ہیں — اے صل علیٰ ہمکو کیا کیا نظر آتا ہے
ہر ساز کے پردے میں آواز ہے وحدت کی — اس رنگ میں صوفی کو گویا نظر آتا ہے
وہ آ کے تصور میں پھر لوٹ کے جاتے ہیں — اللہ رے مجھکو یہ کیا نظر آیا ہے
پھر یاد مدینہ میں چکر ہے وہی سر میں — ہوتا ہوا پھر مجھکو سودا نظر آتا ہے

ہر ذات بشر رخشاں آئینہ وحدت ہے
سندو نکی حقیقت میں مولا نظر آتا ہے

جسمیں تری الفت کی شوریدہ سری دیکھی ۔ دنیا کے تفکر سے وہ ذات بری دیکھی
جس چشم کو حسرت ہے دیدار محمدؐ کی ۔ اس چشم کو جب دیکھی اشکوں سے بری دیکھی
خلاق دو عالم کو جو بھائی دل رُبا لینے ۔ اے صل علی تجھ میں وہ عشوہ گری دیکھی
ہاتف نے کہا مجھسے دے واسطہ احمدؐ کا ۔ جو میری دعاؤں میں کچھ بے اثری دیکھی
عشاق محمدؐ ہیں بے غم غم عقبےٰ سے ۔ عشق شہ والا میں بے خبری دیکھی
باران شفاعت کا فیضان ہے یہ اے دل ۔ ہر شاخ تمنا کی جب دیکھی ہری دیکھی
رحمت نے شفاعت کا بس ڈال دیا آنچل ۔ جب اشک ندامت سے آنکھوں میں تری دیکھی
منشائے خدا جو تھا وہ ہو بہو پہونچا یا ۔ اسرار حقیقت کی ہیتا میری دیکھی

رخشاں کو میسر تھی نعت شہ والا کا
اللہ نے جب اسمیں کچھ بے ہنری دیکھی

اللہ نے دی دولت افضال محمدؐ سے ۔ ایمان ہوا حاصل اقبال محمدؐ سے
حق اسکو نظر آئے حق میں وہی کہلائے ۔ تازہ جو رکھے دلکو اشغال محمدؐ سے
منشائے خدا ہے وہ ایمائے خدا ہے وہ ۔ جو فعل ہوا ظاہر افعال محمدؐ سے
مرحوم ہے یہ امت کیا ڈر ہے گنہ گارو ۔ یہ قول تو ظاہر ہے اقوال محمدؐ سے
روضہ کی زیارت سے دل شاد ابھی کر لو ۔ پھر دیکھنگے کعبہ کو افضال محمدؐ سے
امت کی بد اعمالی بخشیگا خوشی سے وہ ۔ اللہ وہ تجھ خوش ہے اعمال محمدؐ سے
ہم امت احمدؐ میں اے زاہد ظاہر بیں ۔ اللہ کو پائینگے اقبال محمدؐ سے
کیا بات کرے تمسے کیا کام کرے کوئی ۔ معمور ہے دل اپنا اشغال محمدؐ سے
مردود خلائق ہے معتوب ہے خالق کا ۔ دنیا میں دغا جسنے کی آل محمدؐ سے

جنت کا سہارا ہے بخشش کا وسیلہ ہے

رخشاں تجھے الفت ہے جو آل محمد سے

فنا ہے سب کے لئے اک رہیگا تو باقی / نہ گل چمن میں رہینگے نہ انکی بو باقی

ملے جو خاک ترے روضہ کی تیمم کو / رہیگا تا بہ قیامت میرا وضو باقی

یہہ آرزو ہے کہ عشق نبی میں نثار دل / رہے نہ قلب و جگر میں ذرا لہو باقی

ملی ہے خاک در یار منہ سے ائے زاہد / ہمیں نہیں ہے یہاں حاجت وضو باقی

محل کے بیٹھ رہ کعبہ میں ائے دل نادان / ابھی ہے سیر مدینہ کی آرزو باقی

تری تلاش سے یارب نہ ہو گشتہ غافل / تمام عمر رہے آپ تیری جستجو باقی

ہمارے دامن عصیاں کو آج دیدہ تر / اب ایسا دہو نہ رہے معصیت کی بو باقی

جو چشم غور سے دیکھا تو سارے عالم میں / تیری ضیا تیرا جلوہ ہے چار سو باقی

ہماری عمر گذر جائے نعت گوئی میں / رہے نہ اسکے سوا اور گفتگو باقی

در نبی پہ الہی ہمیں بھی پہونچا دے / کہ دل نکالیں جو ہے دل میں آرزو باقی

غزل

طفیل احمد مرسل خدا کے ہر دو جہاں / یہاں وہاں رہے رخشاں کی آبرو باقی

سہ زبان

در حبیب تو شہا مجھے جینا وبال ہے / حالم مرا ببیں تو نے کیسا خیال ہے

تو پر نثار کر نیکو ائیں جان و مال اپنا / شہا ترے کرم سے مجھے انفعال ہے

بدست کردہ است مرا چشم مست تو / پگ ڈگمگائے جاتے ہیں وقت سنبھال ہے

ظاہر حجاب ہست کجا خوار ہی میں آ / اسطرح در سے ہٹنے میں کیا قیل و قال ہے

توبہ نکل رہی ہے مرے ردم ردم کی / الطاف کن گناہ سے ہر بال بال ہے

حالم ہر ش شام بت مو سے کہی نہ جائی / رنجم بہ بیں فقیر کی صورت سوال ہے

دہر گئی سے ملے اکاس ہمہ شکل دیدہ ام / رخشاں ہر اک شے میں اسکا جمال ہے

ہر اک شے میں اپنی صورت دکھائی تو نے / اک انقلاب سے [illegible] دنیا بنائی تو نے

رہے بے نوائی تو ہے ہر جا ظہور تیرا
گلزار کر دی تو نے بہر خلیل آتش
نمرود نے جہاں میں تجھ سے کیا تکبر
عرش بریں پہ جسم پہونچا رسول تیرا
جلوے ترے عیاں ہیں ذات محمدی سے

پر آج تک نہ ہمکو صورت دکھائی تو نے
اپنوں کو آگ میں بھی جنت دکھائی تو نے
نخوت کو ایک دم میں اسکی مٹائی تو نے
بے پردہ ہو گئے یا رب صورت دکھائی تو نے
کیا شان مصطفیٰ کی یا رب بتائی تو نے

ان صنعتوں کا تیری رخشاں ہے کیا بیاں ہو
ہر پیڑ پھول پھل میں دی خوشنمائی تو نے

ہمسے کونسی ایسی خطا کہ ہمیں آئے شاہ یگانہ بھول گئے
یہ آپ ہمیں کیا بھولے پیا ہم آپ ہیں آنا بھول گئے
کبھی سپنے میں درس دکھاؤ پیا یوں ہم سے منہ نہ چھپاؤ پیا
بے صبرت ہیں حسرت میں لاؤ پیا ہم آپ مرا آنا بھول گئے
واکی بات کسی نے سنی نہ ذرا اس تار میں بیدخوار رہا
جو کل کے وہی کل کے داتا محبوب یگانہ بھول گئے
تم سپنے میں ہمرے آ کے بنی اور میٹھے بول سنا کے بنی
سنسار ہے ہمکو جبر اسکے بنی کبھو اپنا بتانا بھول گئے
یہ خوب تو کہی منہ پہ دیا پھر کا دئی پیت کی اگ پیا
تن جلتا رہا من جلتا رہا تم اسکا بجھانا بھول گئے
جب سے کہ نبی سے پیت کری راحت سے نہ گزری ایک گھڑی
دکھ ہم رہے لئے سکھ چین پیا آرام زمانہ بھول گئے

دل ہیں اور داس رہتے ہیں جہاں جانا ہے مورا خشان
[illegible] سگرے عرب میں لگے موہے کا ہے بلانا بھول گئے

رہے عشق میں ہما جاں دیتے ہی بنیگی
اگرچہ میرا منہ نہیں اسکے قابل
وہاں جو کہا ہے گئے ہی بنیگی
مگر نام حضرت لئے ہی بنیگی

شہیدِ محبت کیا ہی تو کیا ہے
کسیدن تراحم کے تارِ نظر سے
تڑپیگا جو محشر میں جوشِ ندامت
چلوں کیسے بے کیف راہِ طلب میں
بنی جی ہی تھکتا ہوں راہِ طلب میں
خدا اونکے ملنے سے ملتا ہے رخشان

جلا دینگے وہ پھر جئے ہی بنے گی
پھرے زخم دلکو سئیے ہی بنیگی
تو رحمت میں ہمکو لئے ہی بنے گی
مئے حب احمد پئے ہی بنے گی
یہاں رہبری تو کئے ہی بنیگی
بنی جی سے الفت کئے ہی بنے گی

جسکو ہر شکل میں اک ذات نظر آئی ہے
طالبان شہ بطحا کو ہوا جو عشق جنون
نور محبوب سے مظہر کا تماشا بنکر
پھر چلا سورہ والیل کو پڑکر گھر سے
چل کے یثرب میں پیو بادۂ توحید کے جام
بعد مردن بھی رہا تشنہ توحید او سے
کوئی اس گوشہ نشینی کے مزے کیا جانے
وہی بکھریگی شفاعت کے لئے محشر میں
ہر بن منہ ہی کہ اک آئینہ وحدت ہے
عشق میں کر کے فنا دی ہے حیات جاوید

حق تو یہ ہے کہ اسی شمع میں بینائی ہے
روضۂ پاک سے کیا ہو کہ صبا آتی ہے
اپنے جلوں کا خدا آپ تماشائی ہے
پھر جنون خیز مدینہ سے بہار آئی ہے
حرم پاک میں رحمت کی گھٹا چھائی ہے
اپنے ہاتھوں سے جسے آپ نے بلوائی ہے
یادِ محبوب خدا مونسِ تنہائی ہے
حقنے جس زلف کی قرآں میں قسم کھائی ہے
ختم ذاتِ شہ لولاک پہ یکتائی ہے
اسکو کہتے ہیں مسیحا یہ مسیحائی ہے

مست مدہوش کیا حبِ بنی سے رخشان
مرشد پاک نے وہ مئے مجھے بلوائی ہے

ملگیا اسکو خدا جسکی خودی جاتی رہی
یاد گیسوے محمد میں جہان تاریک ہے
الوداع اے شادمانی عمر بھر کیواسطے

واصل مولا ہوا دلسے دوئی جاتی رہی
کون کہتا ہے کہ طاقت دید کی جاتی رہی
در و ہجر مصطفےٰ سے خرمی جاتی رہی

دل ہی کیا ہو عشق میں اوس سرور لولاک کے
جذبِ کامل ہو گیا تو جان بھی جاتی رہی

جل رہی تھی شمع یا طل خاص بیت اللہ میں
آپ کے آنے ہی اس کی روشنی جاتی رہی

جز خدا کے عشق کرنا اور سے بیکار ہے
کیونکہ اس عالم سے رسم دوستی جاتی رہی

اسطرح اوس ذات کی الفت میں طالب مٹ گیا
خود بنا معشوق شانِ عاشقی جاتی رہی

آشنائی میں تری عالم ہوا نا آشنا
دل لگا تجھ سے تو سب سے دل لگی جاتی رہی

خدمتِ مرشد میں رہکر نفس پہ غالب ہوا
جب بھلی صحبت ملی عادت بری جاتی رہی

خاکساری سے لیا جب کام راہِ عشق میں
نفس امّارہ کی ساری سرکشی جاتی رہی

رات دن بجھیں نہار حسان غم اولاد میں
نعت جب لکھنے لگا ساری غمی جاتی رہی

لوری حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی

سوجا سوجا پیارے رسول اللہ
میں ہوں تجھ پہ نثار

آپ آئے تو افلاس جاتا رہا
دین و دنیا کی نعمت سے گھر بھر گیا

فضلِ خالق ترقی پہ ہونے لگا
اچھے حامی ہمارے رسول اللہ

سوجا سوجا پیارے رسول اللہ

جو لئے دیتے ہیں مولا کو روح الامیں
گیت گاتی ہیں وحدت کے حوران عین

میرا گھر ہو گیا اب تو خلد بریں
مری آنکھوں کے تارے رسول اللہ

سوجا سوجا پیارے رسول اللہ

حق یہ کہتا ہے تم سے پیارے نبی
چاند سورج سے کھیلو ہمارے نبی

اور موجود ہیں سارے تارے نبی
کھیلنے کو تمہارے رسول اللہ

سوجا سوجا پیارے رسول اللہ

سوجا اے مظہر ذات رب الصمد
سوجا اے اسم یا ہیم نام احد

ترے جلوے پہ قربان ہوش و خرد ہوئے ولسے ہمارے رسول اللہ

سو جا سو جا پیارے رسول اللہ

جان جانیکا جبدم ارادہ کرے تو شبیہ نبی میرے آگے رہے

سر کو قدمونپہ رکھکر کہے رخشاں رکھے نکلے ارمان سارے رسول اللہ

سو جا سو جا پیارے رسول اللہ میں تجھپر نثار

حمد عشق حقیقی

عاشق ہوں دل و جاں سے تیرا اللہ مرکر بھی کہونگا یہی انشا اللہ

کیا منہہ جو بہک جائے زبانِ رخشاں لاحول و لاقوۃ الا با اللہ

اظہار حقیقت محمدیہ

جس نے کہ مزار مصطفےٰ کو دیکھا یا خواب میں شاہ دوسرا کو دیکھا

دیدار محمد ہی نہیں اسکو ہوا سمجھو تو [illegible] اوسنے خدا کو دیکھا

شان یکتائی

چو اظہار کردند ذاتِ آمدہی بہ نورِ محمد صفات آمدہی

بہر ذرہ جز ما سوا اللہ نمود بہ ایں شکل کل کائنات آمدہی

دیگر

چو در جملہ ہر دوسرا آمدی بہ نورِ رسولِ خدا آمدہی

بہ شانِ حبیب است رخشاں نمود بہ شکل شفیع الورا آمدہی

جس شخص نے اصحاب نبی کو دیکھا چاروں خلفائے رشدی کو دیکھا

وہ جلوۂ حق اونکے بہ نقشِ بر تو خاص اسنے انہیں دیکھا تو نبی کو دیکھا

اسلام

جس شخص نے اسلام سے منہ کو پھیرا وہ دشمن محبوبِ الٰہی ٹھیرا

ٹھیرا جو محمد کا عدو حق کا عدو ہے اے قوم خبردار کہ یہ کام ہے بیجا

اُسلام کے گم کرنیکی فکروں میں گمراہ
ممکن نہیں پورا کرے حق انکا ارادہ
جب تک کہ یہ دنیا ہی یہ گم ہو نہیں سکتا
لاحول ولاقوۃ الا با اللہ

مسلمان کی پہچان

ہے رند تجھے خلد کا ارماں کیسا
طاعت نہو اُسکی یہ ہے ایمان کیسا
اسلام میں اور کفر میں ہے فرق یہی
ہو جو نہ نمازی وہ مسلمان کیسا

نعتیہ دادرہ بہ ترکیب خمسہ

تو جو پہونچے در سرکار مدینہ پہ صبا
عرض کرنا میری جانب سے کہ یا شاہ ہدا
اپنا دیوانہ و متوالا بنا لے مولا
دولت فقر عطا کرنیکو از راہ خدا
ہند نگر یا سے طیبہ بلالے - رنگیلے مین والے

اور یہ کہنا یہ کہتا ہی بہت رو رو کر
کہ تکیے ہجر میں کب تک رہوں با دیدۂ تر
چین پاتا نہیں مولا مرا قلب مضطر
خواب ہی میں کبھی دیدار دکھا جاؤ آکر
غم فرقت سے یوں ہی چہڑالے - رنگیلے

وصف کیا کیجئے سراپائے رسول دوسرا
ہے ہر اک عضو بدن نور کے سانچے میں ڈہلا
لب نازک میں ہے اعجاز مسیحائی کا
چشم مخمور کی تعریف کروں میں کیا کیا
مئے وحدت کے ہیں دو پیالے - رنگیلے

شوق دیدار بنی ہو تو کہیں حد سے سوا
پہر ہر رنگ میں وہ نور نظر آئیگا
غش تھے جس برق تجلی پہ جناب موسےٰ
وہی ہر رنگ میں آئیگی نظر بے پردہ
ایسا شیدا بنالے - رنگیلے

اتنا اللہ سے ملنے کا ہوا ہے ارمان
ہو کہ پابند شریعت یہ کروں گا ساماں
الفت شاہ عرب دل میں رکھونگا پنہاں
بخشش پاک سے پہر جا کے ملونگا رخشاں
قصر عرفاں کے دینگے قبالے - رنگیلے مین والے

سرورا صل علےٰ شاہ عرب الغربا
دیگر
تا جیدار رسل آتی آئے قرآن خدا

میں کہ ہوں آپ کے دربار معلّیٰ کا گدا
کیجیئے مجھ پہ تلطف کی نظر یا مولا

رنگیلے تورے نینان مدینہ کے باشی

آپ میخانۂ وحدت کے ہیں ساقی سرکار
آپکی چشم کرم کرتی ہے سبکو سرشار
آپ کے در پہ رہا کرتی ہے عرفا کی پکار
بیخودی کی مجھے دیکر مرے مولا مختار

اپنے مستوں میں لیجیو رنگیلے تورے نینان

تاجدار ہوی رونق بزم دنیا
بدر اوج فلک شاہ ہدیٰ اصل علےٰ
مظہر نور خدا دین مطہر کی ضیا
آپکے حسن میں پنہاں ہے خدا کا جلوہ

کبھی مو کا بھی درشن دیجیو رنگیلے تورے نینان

آپکے شان شفاعت کی بہرو سہ پہ حضور
میں گنہگار بنا بیٹھا ہوں سر تا پا قصور
پھر ہے امید کہ محشر میں خداوند غفور
عفو فرمائیگا رخشاں کی خطاؤں کو ضرور

وہاں نظروں سے گرئیو نہ دیجیو رنگیلے تورے نینان

ترجیع بند در فوائد نماز

نماز ایک قصر شریعت کا در ہے
اسیکا یہاں جا بجا تذکرہ ہے
جواب اس مفصل کا یہ مختصر ہے
کہاں تک کہوں اسکا کتنا اثر ہے

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

خدا کو اگر دیکھنا چاہتے ہو
تو آب عبادت سے دل صاف رکھو
جو دیدار حق کا ہے منظور تمکو
پڑھو تم نماز اور دیدار دیکھو

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

حدیثوں میں محبوب مرغوب داور
یہ اقوال بہتر یہ اقوال برتر
نماز مطہر کے بارے میں اکثر
سن اے قوم فرما رہے ہیں برابر

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

کثافت خیانت مٹا دیگی ویسے
یہ نخوت کو بالکل مٹا دیگی ویسے
برائی جہانکی بھلا دیگی ویسے
یہ پردہ دوئی کا اٹھا دیگی ویسے

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

اسی سے شریعت پہ قایم رہو گے
یہ وہ راستہ ہے جو اسپر چلو گے
نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
عبث اسقدر شیخ حیران تو ہے
تو ہو جا نمازی کہ بہتر یہ خو ہے
اسی سے طریقت کہ ماہر بنو گے
تو اسے اہل ایمان خدا سے ملو گے
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل
تجھے اتنی جنت کی کیوں جستجو ہے
تجھے حق سے ملنے کی گر آرزو ہے

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

ہر اک شخص پہ جو ہو اسلام والا
اسی طرح ہے فرض قرآن کا پڑھنا
ہے جب فرض اسپہ حج و زکوٰۃ اور روضہ
پڑھو اک نماز اور ملو اجر اسکا

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

خدا سے محبت جو رکھتے ہو رخشاں
کرو دید حق کیلئے بس یہ سامان
اور اسکو تمہیں دیکھنے کا ہے ارماں
نمازیں پڑھو دل سے بنکر مسلماں

نمازی کو معراج ہوتی ہے حاصل
نمازوں سے اے قوم رہنا نہ غافل

مسدس در صفت ایمانداری

برائی بھلا دیگی ایمانداری
یہ جنت دلا دیگی ایمانداری

بھلائی سجھا دیگی ایمانداری
یہانتک مزہ دیگی ایمانداری

فرشتہ بنا دیگی اک روز تمکو
خدا سے ملا دیگی اک روز تمکو

صدا ایک ہی رنگ قایم رہا ہے
ہر اک طرح اسمیں بھلا ہی بھلا ہے

ہر اک فصل کو راس اسکی ہوا ہے
رسول اس سے خوش ہے تو راضی خدا ہے

جو قایم ہے اس پر مسلماں وہی ہے
حقیقت میں اک مرد میداں وہی ہے

شریعت کا ڈنکا بجایا اسی نے
بھٹکتوں کو رستہ بتایا اسی نے

طریقت کا شیوا سکھایا اسی نے
نہ سوجھا تھا جو کچھ سجھایا اسی نے

بگڑتے ہوئے کام کو جب سنوارا
تو پھر ہم خدا کے خدا تھا ہمارا

کرو اسکی تقلید چاہو جو عزت
ہر اک دل پہ چھائی تمہاری وہ ہیبت

اسی میں ہے سب دین دنیا کی دولت
رہیں ہفت اقلیم زیر حکومت

شریعت بھی تو صاف یہ کہہ رہی ہے
قوی ہے وہی جسکا ایماں قوی ہے

ذرا دل میں سوچو ذرا دل میں سمجھو
ذرا اسپہ ایمان لاکر تو دیکھو

نہ آئے سمجھ میں تو پھر ہم سے پوچھو
خدا کے لیئے آنکھ غفلت سے کھولو

نہ بھولو گے اس راہ پر چل چکے ہو
تعجب ہے تم ایسے غافل بنے ہو

تمہیں دل میں [illegible] خدارا
[illegible] تمہارا

کیا تمنے اظہار حق سے کنارہ
بڑی [illegible] سہارا

نہ ترقی ہو کیا ربط و الفت نہیں ہے
تمہیں خانہ جنگی سے فرصت نہیں ہے

عجب اس زمانہ کی الٹی ہوا ہے
سبق راست بازی کا جسنے پڑھا ہے
وہ لائق ہے حد سے جو جھوٹا سوا ہے
وہ سید ہے نا اہل ہے بے نکا ہے

ہر اک شخص جب جھوٹ پر مبتلا ہو
تو سچ بولنا کس طرح پھر بجا ہو

کہینگے وہی بات ہم جو بھلی ہے
مگر انکو ہمکو یہ دہشت پڑی ہے
نہ مانے اگر قوم اسکی خوشی ہے
کوئی یہ نہ کہدے تمہیں کیا پڑی ہے

زمانہ صداقت کا رعتان نہیں ہے
ہم السبوں کا اب کوئی پرسان نہیں ہے

یہ فرما گئے ہیں تہ تجربہ و بر
مہذب بنوں علم دیں سیکھکر
تمہیں عمر کھونی نہیں ہے اگر
اگر تمکو بننا ہے اچھا بشر
رہو اس سے ایکدم نہ تم بے خبر
رکھو اس مقولہ پہ ہر دم نظر

صدا دور دورہ دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

نہ شیطاں کے کہنے میں لاچار ہو
بس اے قوم دیندار بیدار ہو
خبردار ہو اب خبردار ہو
رہ حق میں چلنے کو طیار ہو
کہاں تک یہ غفلت اب ہوشیار ہو
یہ اک جام ہے اس سے سرشار ہو

صدا دور دورہ دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

یہ غم میں خود کو ڈبویا گیے
وہ جو خواب غفلت میں سویا گیے
برے کام ہر وقت گویا گیے
وہ جو وقت بیکار کھو[illegible]

وہ جو تخم عصیان کو بو یا کئے
جب اٹھے تو یہ کہکے رو یا کئے

سدا دور دورہ دکھاتا نہین
گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہیں

کرا اپنے خدا کی سدا جستجو
جو دانائی کی تجھہ مین کچھہ بھی ہو بو
کوئی نفع اس مین نہ پائیگا تو
رہے جس سے فہر جگہ سرخ رو
نہ کر کام بیوقت اے نیکخو
بقول حسن سن میری گفتگو

سدا دور دورہ دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین

بھلائی مین اوقات کیجئے بسر
خدا نے بنایا ہے تمکو بشر
ہو اپنی ہستی سے تم بیخبر
برائی سے ہر وقت رکھئے حذر
ریاضت کرو اور بنو ذی ہنر
نہ ضائع کرو وقت کو بھولکر

سدا دور دورہ دکھاتا نہین
گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین

حبیب خدا کا یہ فرمان ہے
جسے حق سے ملنے کا ارمان ہے
جو اپنے کئے پر پشیمان ہے
حقیقت مین وہ ہی مسلمان ہے
اسی شخص مین بوئے ایمان ہے
جسے اپنے اوقات پر دھیان ہے

سدا دور دورہ دکھاتا نہین
گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین

کرو صبر ہر رنج و آفات مین
ہر اک دم گذارو مناجات مین
کرو کام اچھے دن و رات مین
برائی رہے کچھہ نہ اوقات مین
ہے رخشان بھلائی اسی بات مین
نہ اوقات کاٹو خرافات مین

سدا دور دورہ دکھاتا نہین

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

مناجات

تو جیسا کہ یکتا ہے رب مجیب
بنایا ہے ویسا ہی اپنا حبیب

اور ایسے ہی اصحاب بخشے اسے
کہ جو ویسے سب تجھپہ ہیں مٹ گئے

صفت آل کی کر سکے کیا بشر
کہ جد انکے جب ہیں شہ بحر و بر

انہیں پنجتن پاک کے واسطے
ہر اک کے یہاں پار بیڑے لگے

انہیں کی بدولت ہدایت ملی
انہیں سے ہر اک کو ولایت ملی

انہیں سے ہیں اوتاد ابدال سب
یہ وہ تیرے مرغوب ہیں پاک رب

انہیں کے وسیلے سے اے کردگار
طلبگار ہیں ہم بھی ہو لیل و نہار

طلب تجھ سے کرتا ہوں جو کچھ مراد
کہیں جلد بر آئے رب العباد

تیرے در سے سب خلق ہے فیض یاب
مری بھی دعا کیجئے مستجاب

اس امت پہ بخشش تیری عام ہے
کرم سے تیرے کون ناکام ہے

کرم دشمنوں پر بھی دن رات ہے
وہ اکرام والی تیری ذات ہے

مشیت کے آگے تیرے لا کلام
نہیں کوئی دم مارنیکا مقام

کوئی بے ہنر ہو و یا باہنر
تیرے تابع حکم ہیں سب بشر

خطا کر کے جب یاد تجھکو کروں
عطاؤں سے محروم کیونکر رہوں

تیرا اک بندہ ہوں میں بے ہنر
حسن مجتبےٰ کا ہوں ادنیٰ پسر

گناہوں میں کٹتی ہے مری مدام
کوئی مجھ سے ہوتے نہیں نیک کام

گیا ہے مئے حب دنیا نے مست
فراموش ہے مجھکو روز الست

بہت حد سے گزرا ہوں میں اے قدیر
ہدایات مرشد ہو اب دستگیر

گناہ اپنی رحمت سے سب عفو کر
الٰہی خطا سے مری درگذر

پناہ تیرے در کے سوا اب کہاں
طلب اور سے کیا کروں المآب

یہ جو کچھ کہ باقی ہے عمر رواں
جیوں جب تلک تیرا ہو کر جیوں
مرے رزق کی غیب سے کر سبیل
کشادہ درِ رزق کر یا الٰہ
بہت ناتواں ہوں میں اے پاک رب
حساب لحد مجھپر آسان کر
مری والدین اور اعزہ تمام
مرے جد کی امت کو اے بے نیاز
مری اہلیہ اور اولاد پر
عطا کر انہیں حب احمدؐ کا جام
جِلا انکو دنیا میں ایمان سے
عطا کر ہمیں علم دیں ادب
بحق محمدؐ شہہ ذوالکرم
مرے آقازادوں کو اے مستجاب
انہیں کی الفت نہو مجھ سے کم
علی جام وحدت پلائیں مجھے
تمنا نہو سوئے باطل مجھے
یہی آرزو مجھکو رحمت کی ہے
بحق نبی و علی و حسن
خداوند عالم برائے حسین
بپئے فاطمہ دختر مصطفےٰ
بپئے عابد و باقر و نیک ذات

کٹے تیری الفت میں سب بیگیاں
مٹوں تو تیری راہ میں مٹ رہوں
نکر مجھکو آور و نکے آگے ذلیل
نہ تکلیف سے ہو بسر یا الٰہ
خلل مری صحت میں آئے نہ اب
میں عاجی ہوں اپنی طرف و ہیاں کر
مرادیں تیرے در سے پائیں مدام
عطا و کرم سے ہمیشہ نواز
رہے رحمتِ خاص آٹھوں پہر
گداز انکی عشق نبی میں مدام
بچا انکو ہر وقت شیطان سے
رہیں تجھپہ مفتوح ہم سب کے سب
بڑے ہے مری آقا کا جاہ و حشم
دلی آرزوئیں کر کامیاب
رہوں اس محبت میں ثابت قدم
نبی اپنا جلوہ دکھائیں مجھے
عنایت ہو ایماں کامل مجھے
تمنا ترے عشق الفت کی ہے
نہ آئے مرے پاس رنج و محن
عطا کر مجھے روز و شب امن و چین
نہ آئے مرے پاس کوئی بلا
بپئے جعفر و کاظم و خوش صفات

پئے روح پاک جناب رضا
بزا تقی جانشین رسول
پئے مہدی دین امام زمان
پئے صدق صدیق اکبر کریم
پئے حلم و عثمان عالی گہر
برائے معین و برائے محی
میرے مرشد پاک کا واسطہ

برائے نقی شاہ ارض و سما
پئے عسکری نور چشم بتول
کہ ہے علم میں انکے سارا جہان
پئے عدل فاروق رب رحیم
پئے جملہ ازواج خیر البشر
برائے قطب اور برائے ولی
خداوند مقبول کر یہ دعا

محمد حبیب خدا پر مدام
پڑے جاؤ رخشان درود و سلام

مناجات بتوسل سردار انبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب خدا سرور دین شاہ رسالت
ہوتے نہ اگر آپ تو کب ہوتی یہ جنت

سب خلق نمایاں ہوئی آپکی بدولت
جسکے لئے زہاد کیا کرتے تھے حضرت

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
خادم یہ تیرے آگے عجب وقت پڑا ہے

اے ختم رسالت میری امداد کو پہونچو
اچھی نہیں حالت میری امداد کو پہونچو

اے عاشق امت میری امداد کو پہونچو
اے قبلہ حاجت میری امداد کو پہونچو

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
خادم یہ تیرے آگے عجب وقت پڑا ہے

ایسی نہ خطا ہو کہیں افلاس کے ہاتھوں
نازل نہ بلا ہو کہیں افلاس کے ہاتھوں

مالک نہ خفا ہو کہیں افلاس کے ہاتھوں
جنت نہ جدا ہو کہیں افلاس کے ہاتھوں

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
خادم یہ تیرے آگے عجب وقت پڑا ہے

اس درجہ معاصی ہوں میں اے احمد مختار
پابند ہوں بہت دیر میں جیسے حاشیہ ابرار

جو کچھ بھی دعا کرتا ہوں عقبٰی سے سرِ بار
خالق سے شفارش مری فرمائی سرکار

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
خادم پہ تیرے آکے عجب وقت پڑا ہے

وہ وقت ہے افلاس میں دیکھی کہیں خستان
جز آپ کے ہو غیر کا منت کش احسان

جب سے کہ تنزل میں پڑا کرتا ہے ایسان
حامی ہو شہا آپ تو مشکل بھی ہو آسان

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
خادم پہ تیرے آکے عجب وقت پڑا ہے

مناجات بتوسل مولائے پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ

فضل خدا سے آپ ہیں مشکل کشا علی
ہر طرح سے خدا کے پیارے ہو یا علی

حکم خدا سے کرتے ہو حاجت روا علی
ہر امر میں ہو قدرت رب العلا علی

للہ میری کیجے حاجت روا علی

خلقت علی نبی کی ہے آدم سے پیشتر
ہر اک نبی کے واسطے مولا نبے سپر

آدم سے پہلے نام لکھا تھا یہ عرش پر
احسان مرتضیٰ سے بچا کو لنسا البشر

لبعد از نبی ہیں حاکم خلق خدا علی

اے شاہ لافتاح مدینہ کے آفتاب
اب تو مدد کو اے اللہ بو تراب

مٹی مری خراب ہے دنیا میں بے حساب
دشمن کے ظلم سے مجھے بے حد ہے اضطراب

میں آپکا کہاتا ہوں مشکل کشا علی

مولا تمہاری بندہ نوازی کے میں فدا
فضل خدا سے صبر بھی ہر حال میں دیا

میں آپکا ہوا تو خدا ہو گیا میرا
صابر بنا تو غیب سے کیا کچھ نہ مل گیا

قربان اس پیار کے مشکل کشا علی

اے بانی سخا و کرم ساقی طہور
وحدت کا جام دیجیے چھلکتا ہوا حضور

اے بانئ سخاؤ کرم ساقئ طہور
پیتے ہی جسکے نشۂ عرفان سے ہو کہ چور
وحدانکا جام دیجیے چھلکتا ہوا حضور
کیسی دوئی خودی سے بھی کوسوں رہوں میں دور
جز آپ کے نہ آئے نظر یا سوا علی

دنیا کہ جور و ظلم کا یا شاہِ مشرقین
امداد دیجیے برائے حسن حسین
کل حال کہہ چکا ہے یہ خدام نور عین
ہر مضطرب کو دیتے ہیں آپ ہی جہاں میں چین
حسکم خدا سے سب کا سہارا ہو یا علی

دنیا کہ حاکموں سے وہ انصاف اٹھ گیا
سید ہے یہ فقیر مدد کیجیے مرتضےٰ
رخشتاں کی ایک بھی کوئی سنتا نہیں ذرا
ایسا نہو کہ بھٹک یہ مائل ہو یہ گدا
ایماں نہ جائے ہو نہ کہیں وہ خطا علی

مناجات بتوسل سیدۂ خاتون فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا

خوش آپ سے ہیں مالک ارض و سما بتول
ہے آپ پر ہی آیۂ تطہیر کا نزول
کرتی ہیں پیار آپ کو اللہ کے رسول
چاہا جو جسکے حق میں خدا نے کیا قبول
دختِ رسول مادرِ حسنین مجتبےٰ
اے زوجِ مرتضےٰ مرے حق میں کرو دعا

خیر النساء جہاں میں تمہارا ہی نام ہے
بزمِ معرفت کی مئے سے تمہارا ہی جام ہے
روزہ پہ روزہ رکھنا تمہارا ہی کام ہے
حق تو یہ ہے کہ فیض تمہارا ہی عام ہے
دختِ رسول مادرِ حسنین مجتبےٰ
اے زوجِ مرتضےٰ مرے حق میں کرو دعا

ایسا کمال ہو طلب عشق آل میں
بجز بخت نہ آئے نظر کچھ خیال میں
گزری تمام عمر مری حال قال میں
ہو کر فنا انہیں میں کروں انتقال میں
دختِ رسول مادرِ حسنین مجتبےٰ
اے زوجِ مرتضےٰ مرے حق میں کرو دعا

امت کی مغفرت کے دعا کے لئے رسول
یہاں آپ نے خدا سے دعا کی جو آب تو لا
غار حرا میں جا کے چھپے تھے بصد ملول
واں ہو گئی رسول خدا کی دلی قبول

دخت رسول مادر حسنین مجتبے
اے زوج مرتضے مرے حق میں کرو دعا

عشق رسول پاک ہو رخشاں میں جلوہ گر
اور ہو زیارت آپکی مرنے سے پیشتر
جز آپ کے نہ آئے اسے اور کچھ نظر
اور جائے جان آپ پہ القصہ مختصر

دخت رسول مادر حسنین مجتبے
اے زوج مرتضے مری حق میں کرو دعا

مناجات بتوسل شہزادہ گونین سیدنا حضرت امام حسن حسین علیہم السلام

افتخار دو جہاں خاصہ یزداں مدد دے
صدق صدیق و ہم صورت ہم شان مدد دے
شان محبوب و شکل شہ مرداں مدد دے
عدل فاروق صفت حلم بہ عثماں مدد دے

یا حسن آل نبی سرور ذیشاں مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مرداں مدد دے

آپ دونوں ہیں مجسم شہ والا کی شبیہ
آپکی ذات سے ظاہر ہوئے اسرار خفی
آپ ہیں مظہر انوار رسول عربی
آپکے وصف کے لکھنے میں نہ ہو بے ادبی

یا حسن آل نبی سرور ذیشاں مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مرداں مدد دے

جبکہ خالق کو ہوا دیکھنا اپنا منظور
واں جو انس لئے جس شکل میں یکتا تھا ظہور
نور کیا اوسنے جدا نور سے اک اپنے نور
وہ یہی شکل تھی مرغوب خداوند غفور

یا حسن آل نبی سرور ذیشاں مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مرداں مدد دے

خلق سے خالق اکبر نے جو کہنا چاہا
وہ سخن بنکے محمد کی زبان پر آیا

آپ نے آنکی چاہت کیلئے فرمایا
جسنے چاہا اونہیں المدد کو اسنے چاہا

یا حسن آل نبی سرورِ ذلیشان مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مردان مدد دے

آپ کے اسم مطہر میں وہ برکت دیکھی
کشتی نوح نبی اسنا نام کے لیتے ہی چلی
واسطہ دیتے ہی مقبول ہوئی آدم کی
اپنے طالب کی بھی فریاد سنی آل نبی

یا حسن آل نبی سرور ذلیشان مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مردان مدد دے

وائے بر حال خرابی یہ گروہِ سادات
کیا کہیں کس سے کہیں کون سنے انکی بات
پھرتے ہیں فکر معیشت میں پریشان دن رات
ورنہ خاص عطا ہو شہ عالی درجات

یا حسن آل نبی سرور ذلیشان مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مردان مدد دے

پسرِ شیر خدا فاطمہ کے لخت جگر
جلد اس عالم فانی سے ہو رخشاں نگاہ سحر
قرۃ العین نبی نورِ نظر نور بصر
لب پہ ہو ذکرِ خدا آپ رہیں پیشِ نظر

یا حسن آل نبی سرور ذلیشان مدد دے
یا حسین ابن علی شہ مردان مدد دے

تمت

قطعہ تاریخ طبع دیوان رخشاں از جناب انور بھوپالی شاگرد داغ دہلوی
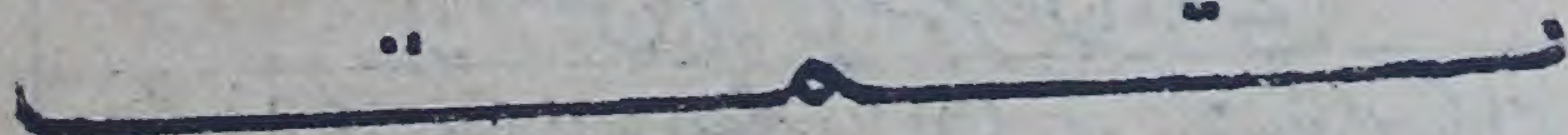
...رنگینیٔ اشعار سے ظاہر ہے کہ یہ
...کے شاں کی ہے فکر اگر اسے انور

خوشنما گلشن شاداب کلام رخشاں
کہدو ۔ ہے ہدیہ نایاب کلام رخشاں
سنہ ۱۳۴۵ ہجری

...عہ تاریخ طبع دیوان ہذا از جناب اصغر بھوپالی شاگرد داغ دہلوی

...کیا رخشاں کا ہے دیوان خوب
...ہیے تاریخ گر اصغر تمہیں

عاشقوں کا شوق ہے منظر ہے یہ
کہدو ۔ علم عشق کا دفتر ہے یہ
سنہ ۱۳۴۵ ہجری

...یخ طبع دیوان ہذا از جناب کوثر منصف (عدالت) دیوانی بلدہ بھوپال

...ہی من جو نعت بنی ہیں تمام
...ہے فکر تاریخ کوثر ہمتیں

وہ رخشاں کی غزلیں ہوئیں طبع سب
کہو نام رخشاں کا چمکا ہے اب
۱۳۴۵ ھ

...تاریخ طبع دیوان ہذا از عیش بھوپالی شاگرد داغ دہلوی

...ہی سخن میں کہاں یہ تجلی
...چھپنے کی تاریخ تم عیش کہدو

اگرچہ ہزاروں ہوئے ہیں سخندان
کہ نایاب جلوہ ہے دیوان رخشاں

قطعہ تاریخ طبع دیوان ہذا از جناب نفیس عرف اچھے میاں جاگیردار بھوپال

...رخشاں کو ہر ایک جانتا ہے
...دیوان کی ہے نفیس تاریخ

مشہور ہے نام شاعر شہر
مقبول کلام شاعر شہر
۱۳۴۵ھ

تاریخ از ابوالفتح حافظ محمد عبدالحفیظ صاحب مولوی منشی فاضل سکریٹری انجمن مشرق الانوار بھوپال

اللہ اللہ کلام رخشان
ہر اک غزل غزالِ رعنا
مطلع ہے ہر ایک مطلع نور
ہر لفظ ہے اسکا عقد پروین
ہر دائرہ آفتاب رخشان
ہے حوض شبیہ حوض کوثر
ہے اسکی سواد زلفِ لیلیٰ
دیوان سمجھ نہ مونسِ زار
رخشان کو ملی کہ ہو وہ فائق
ہے اک مہتاب نور افشان
سر تا پا اک عروس زیبا
مقطع ہے ہر ایک مقطع نور
مرکز ہے اسکا ہر مرکز دین
ہر نقطہ ستارۂ درخشان
مضمون اسمیں شراب اطہر
اور بیاض اسکی عذار عذرا
ہے یہ تو عطائے ربِّ غفار
دستاویز بہشت خالق
سنہ ۱۹۲۶ عیسوی

دیوان ہذا کے ملنے کا پتہ

بھوپال بازار ابراہیم پورہ زیر مسجد پیرجی صاحب دکان محمود میاں

اور حسب ذیل پتہ سے

بھوپال محلہ منگواڑہ نزد مسجد نقشبندان پیرزادہ سید اسمٰعیل احمد قادری چشتی نیازی رخشان بھوپالی مصنف دیوان ہذا